ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور
پاکستان

بیاد
مولانا مفتی محمود

ایٹمی ہتھیاروں میں کمی کا مسئلہ
صفحہ ۵ پر

صفحہ ۲۱ پر
نظام العلماء میں پھوٹ ڈالنے والوں سے خبردار رہیں
حضرت عبداللہ درخواستی اور مولانا فضل الرحمن کی کارکنوں سے اپیل

۷ صفر المظفر تا ۱۳ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ
۴ دسمبر تا ۱۰ دسمبر ۱۹۸۱ء
شمارہ ۴۹
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

فرقوں میں نہ بٹ مرکز سے نہ ہٹ

احسان کا ھنڈا ہاتھ میں لے ۔۔۔ ایمان کا جھنڈا ہاتھ میں لے
اسلام کا ڈنڈا ہاتھ میں لے ۔۔۔ پھر ساری یہ دُنیا تیری ہے

ہنڈے کو حریم جہاں میں ہلا ۔۔۔ جھنڈے کو کلیساؤں پہ اُڑا
ڈنڈے کو بتوں کے سر پر گھما ۔۔۔ پھر ساری یہ دُنیا تیری ہے

پڑتا ہو جہاں گھمسان کا رن ۔۔۔ باندھے ہوئے چل شمشیر و کفن
کر زندہ عرب کی رسم کہن ۔۔۔ پھر ساری یہ دُنیا تیری ہے

ڈرنا ہے تو اک اللہ سے ڈر ۔۔۔ مرنا ہے تو اس کی راہ میں مر
اس نکتہ کو رکھ لے پیش نظر ۔۔۔ پھر ساری یہ دُنیا تیری ہے

غیروں سے نہ مل اپنوں سے نہ کٹ ۔۔۔ اُن کو نہ بڑھا اور آپ نہ گھٹ
فرقوں میں نہ بٹ مرکز سے نہ ہٹ ۔۔۔ پھر ساری یہ دُنیا تیری ہے

مت بُھول کفن بر دوش ہے تُو
بطحا کے جنوں کا جوش ہے تُو
اس جوش میں گر مدہوش ہے تُو
پھر ساری یہ دُنیا تیری ہے

حضرت مولانا ظفر علی خان مرحوم

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور پاکستان
جلد ۳۴ شمارہ ۴۹
جمعۃ المبارک ۷ صفر تا ۱۳ صفر ۱۴۱۲ھ

سرپرست
حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ

نگران اعلیٰ
حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ

مدیر
زاہد مبشر تھری

سرکولیشن منیجر
مولانا محمد منظور الحق رحمانی

بدل اشتراک
سالانہ : : ۶۵ روپے
ششماہی : ۳۳ روپے
سہ ماہی : ۱۷ روپے

رابطہ کے لیے
ہفت روزہ ترجمان اسلام، نمک محل لاہور
کے از مطبوعات انار مسلمہ پاکستان

خلیجی ممالک کا مثبت قدم

خلیج کے چھ ملک سعودی عرب، کویت، قطر، اومان اور متحدہ عرب امارات فضائی دفاع کا مشترکہ نظام قائم کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ اس سے پہلے ان چھ ملکوں نے باہمی تعاون کے لیے ایک کونسل "خلیج کونسل" کے نام سے قائم کی تھی اور اس کا مقصد خلیج عرب میں بڑی طاقتوں کی روز افزوں بڑھتی ہوئی دلچسپی کے سدباب اور دفاعی اعتبار سے خودکفیل ہونے کے بارے میں ایک جامع پروگرام مرتب کرنا تھا اور اسی کے تحت حال ہی میں کونسل نے فضائی دفاع کے سلسلے میں کوئی مشترکہ حکمت عملی اپنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

خلیج کے علاقے میں ایک عرصہ سے بڑی طاقتیں دلچسپی لے رہی ہیں خصوصاً سوویت یونین "گرم پانیوں" تک پہنچ حاصل کرنے کے لیے اب بالکل تیار بیٹھا ہے اور افغانستان میں روسی فوجی مداخلت بھی گرم پانیوں تک پہنچنے کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

سردست سوویت روس افغانستان کو اپنی مکمل فوجی چھاؤنی میں تبدیل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا ہے۔ اور اسے افغان حریت پسندوں کی شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

مجاہدین کی اس مزاحمت کی آڑ میں سوویت روس پاکستان کے خلاف کھلم کھلا اشتعال انگیزیاں کر رہا ہے تاکہ پاکستان افغان مہاجرین سے دست معاونت اٹھا لے اور سوویت روس سے برسرپیکار ہو جائے۔ اس صورت میں سوویت روس کو پاکستان اور ایران کی سرحد کے ساتھ ساتھ خلیج عرب تک پہنچنے کا مختصر راستہ مل جائے گا۔

"گرم پانیوں" کے ساتھ ساتھ بڑی طاقتیں خلیج کے تیل کے چشموں اور بندرگاہوں پر بھی اپنے دانت تیز کر رہی ہیں۔ اور اب تو امریکہ اور روس عملی طور پر خلیج کے ملکوں اومان اور جنوبی یمن میں اپنے فوجی اڈے تعمیر کر رہے ہیں صراحت کے ساتھ یوں کہا جا سکتا ہے کہ دونوں طاقتیں خلیج میں اپنا اپنا اثر و رسوخ بڑھا کر انہیں مکمل طور پر اپنے دام میں لینا چاہتی ہیں۔

ان حالات میں خلیج کے ملک خود دفاعی نظام کے قیام کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں اور خلیج کونسل کا دائرہ کار تمام شعبہ ہائے زندگی تک بڑھانا چاہتے ہیں گو کہ آپس میں اتحاد و اتفاق کی یہ پیش رفت اور بڑی

پبلشر عبداللہ انور پرنٹر قاسمو پرنٹرز موری گیٹ لاہور مقام اشاعت شیرانوالہ گیٹ لاہور

طاقتوں کے مفادات کو بروقت بھانپ لیا گیا لیکن اس سلسلہ میں عملی مدافعت تیز رفتاری کا تقاضا کرتی ہے اور ذرا سی چوک تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔ بہرحال یہ عمل علاقہ کے استحکام اور سلامتی کے لیے بڑا خوش آئند ہے۔

خلیجی ممالک کو اب اس قدم کے ساتھ ساتھ یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ وہ مغربی ملکوں سے اشیائے صرف و صنعت درآمد کرنے کی بجائے خود کفیل ہوں تاکہ کسی بھی ممکنہ انتقامی "بائیکاٹ" کا مقابلہ کیا جا سکے۔

اس موقع پر وہ عرب ملک جو تیل کی دولت سے مالا مال ہیں اگر اپنی صنعت و زراعت اور ٹیکنالوجی کے لیے مسلم ممالک کی فنی مہارت کا تعاون حاصل کریں تو یہ قدم دوہرے فائدے کا حامل ہوگا ایک تو اسلامی ممالک کی صنعتی اعتبار سے پسماندگی دور ہوگی بلکہ اسلامی ممالک اپنے کو صنعت و زراعت کے معاملے میں خود کفالت حاصل کر لیں گے دوسرے فنی مہارت کے اسلامی ممالک کے لوگوں کو روزگار کے مواقع ملیں گے۔

ہمیں یقین ہے کہ مستقبل قریب میں اسلامی خلیجی ملک بڑی طاقتوں کے مفادات کے حصول میں سدراہ بن جائیں گے۔

عملدرآمد بھی ضروری ہے

اخباری اطلاع کے مطابق پنجاب کی صوبائی مساجد کمیٹی نے صوبے میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی برقرار رکھنے کے لیے فیصلہ کیا ہے کہ مساجد اسی مکتبہ فکر کے پاس رہیں گی جس نے تعمیر کرائی ہیں اور جس نے شروع سے ان کا انتظام کیا ہے۔

کمیٹی اس بات پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ آیا کسی ایک مکتب فکر کی مسجد دوسرے مکتب فکر کے انتظام میں تو نہیں ہے۔

مذکرہ فیصلہ ایک مستحسن فیصلہ ہے خصوصاً پنجاب میں عرصہ سے ایسے واقعات سننے میں آ رہے ہیں کہ ایک مکتب فکر کے لوگ دوسرے مکتب فکر کی مسجد پر زبردستی اپنا خطیب اور امام مقرر کرتے ہیں جو سراسر زیادتی ہے حالانکہ اصول یہ ہے کہ جس مکتب فکر نے مسجد تعمیر کی ہے اور ابتداء میں اس کا انتظام سنبھالا ہے مسجد اسی مکتب فکر کے لوگوں کے پاس ہونا چاہیئے اگر پنجاب کے علاوہ دوسرے صوبوں میں بھی ایسے اقدامات کیے جائیں تو باہمی رواداری اور اخوت کو فروغ ہوگا اور آئندہ کسی ایک مکتب فکر کو دوسرے مکتب فکر کی مسجد میں زبردستی من مانی کا موقع نہیں ملے گا۔

اس سلسلے میں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ پہلے جو ایسے واقعات رونما ہو چکے ہیں ان کے ازالے کے لیے صرف فیصلہ ہی کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ حکومت اپنے اس فیصلہ پر بہر سختی سے عملدرآمد کرائے اور آئندہ کے لیے ایسے واقعات کے اعادہ کو روکنے کی تدبیر کے طور پر ہر مکتب فکر کی مسجد کو اس مسلک کے لوگوں کے نام رجسٹرڈ کر دی جائے اس سے موجودہ فروعی اختلافات کی خلیج کو کم کرنے کا موقع ملے گا اور عدل و انصاف کے تقاضے بھی پورے ہوں گے

ہمیں یقین ہے کہ حکومت اپنے اس مستحسن فیصلے پر سختی سے عملدرآمد کرائے گی۔

قارئین کرام کی خدمت میں

گزشتہ سے پیوستہ ہفتہ سے ترجمان اسلام کی

ہفتہ رفتہ وگذشتہ

زاہد بلند شہری

ایٹمی ہتھیاروں میں کمی کا مسئلہ

جوہری طاقتیں جوہری جنگ کی وجوہات پیدا کر رہی ہیں

گزشتہ ماہ سے مغربی یورپ کے متعدد ممالک میں ایٹمی ہتھیاروں کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ مظاہرے مغربی یورپ کے علاوہ مشرقی یورپ کے کسی بھی ملک میں نہیں ہو رہے اور جہاں جہاں یہ مظاہرے ہو رہے ہیں ان کی حکومتوں نے ان مظاہروں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے اس فیصلہ کو نہیں بدلا کہ وہ مغربی یورپ میں امریکہ کے درمیانی فاصلے تک مار کرنے والے پرشنگ اور کروز میزائل نصب کریں گے حال ہی میں روسی صدر لیونڈ بریژنیف نے مغربی جرمنی کے چانسلر ہیلمٹ شمٹ سے اسی مسئلہ پہ بات چیت کی ہے چانسلر شمٹ سے بات چیت کے بعد روسی صدر بریژنیف نے بتایا کہ اگر امریکہ مغربی یورپ کے ممالک میں درمیانی فاصلے تک مار کرنے والے پرشنگ اور کروز میزائل نصب کرنے کا منصوبہ ترک کر دے تو روس بھی اپنے ایس ایس بیس ختم کر کے ایٹمی میزائلوں میں کمی کرنے پہ رضامند ہو جائے گا۔ دونوں رہنماؤں کے مذاکرات میں ہتھیاروں میں کمی کے معاملے میں مکمل اتفاق رائے نہیں ہو سکا ترک اسلحہ اور سلامتی کے آزاد مشن کے سیکرٹری اینڈرسن کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں ایٹمی ہتھیاروں کی تعداد پچاس ہزار سے زیادہ ہے اور ان کی قوت ہیروشیما میں پھینکے گئے ایٹم بم کی قسم کے دس لاکھ ایٹم بموں کے برابر ہے۔

ایٹمی ہتھیاروں کی بڑے پیمانے پہ تیاری میں روز افزوں اضافہ سے بلاشبہ دنیا کو تباہی کے دہانے پہنچایا جا رہا ہے اور اس میں ملوث بڑی طاقتوں کے علاوہ ترقی یافتہ ممالک بھی شریک ہیں۔

افغانستان میں روسی مداخلت پولینڈ میں اضطراب اور مشرق اوسط کا لاینحل مسئلہ بڑی طاقتوں خصوصاً روس اور امریکہ کو تیسری عالمی جنگ کے امکانات پیدا کرنے کے لیے بڑا سہارا ہے دونوں بڑی طاقتوں نے چھوٹے ملکوں کو اپنا دست نگر بنا کر انہیں اپنی چھاؤنیوں کی شکل دے رکھی ہے۔ دنیا کا شاید ہی کوئی ایسا ملک ہو جہاں بڑی طاقت براہ راست اپنا اثر و رسوخ نہ رکھتی ہو خصوصاً افریقہ میں تو کھلم کھلا اور مشرق اوسط میں بالواسطہ بڑی طاقتیں چھوٹے ملکوں کے آپس کے جھگڑوں کو اپنی مداخلت کے ذریعے ہوا دے رہی ہیں اور اس بہانے وہ ایک دوسرے کے حملے کے خطرے کے پیش نظر ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کر رہے ہیں۔

ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانا چاہتے ہیں۔

اب تک دونوں ملکوں نے جو بھی ایٹمی ہتھیار تیار کیا ہے اسے اپنے حلیفوں اور حلقہ اثر والے ملکوں میں نصب کر رہے ہیں۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ دونوں ملک بڑے زور و شور سے ایٹمی ہتھیار تیار کر رہے ہیں اور تخفیف اسلحہ کے مذاکرات پہ بھی زور دے رہے ہیں تخفیف اسلحہ کی پیشکشیں بھی کی جا رہی ہیں۔ ان پیشکشوں مذاکرات کی دعوتوں اور جوہری اسلحہ کی تیاری کے اعلانات کو دیکھتے ہوئے تو معلوم ہو گا کہ روس تخفیف اسلحہ کے بارے میں کچھ مخلص ہے لیکن اس کا اخلاص مشروط ہے امریکہ کا موقف ہے کہ روس نے مشرقی یورپ میں جو ہتھیار نصب کیے ہیں وہ فوری طور پہ ہٹا لے اور اس قسم کی بات روس نے کی ہے دونوں اپنے اپنے موقف پہ قائم ہیں۔

صدر ریگن نے گزشتہ ہفتہ روس کو پیشکش کی تھی کہ وہ امریکہ کے ساتھ مل کر ہتھیاروں کی تخفیف پہ تیار ہو جائے گا اور اس میں پہلے قدم کے طور پہ یورپ میں درمیانی مار کے جوہری میزائل ترک کیے جائیں صدر ریگن کی متذکرہ

عبدالصمد صارم الازہری

عالمِ رنگ و بو

دنیا کی ہر چیز بھی ہے رنگ و بو کی پابند ہے، صرف مولٰی کی ذات رنگ و بو سے پاک ہے اس نے چیزوں کو ایک دوسرے سے ممتاز کرنے کے لیے رنگ و بو کو استعمال کیا ہے ورنہ ہم بہت سی چیزوں میں امتیاز نہ کر سکتے، کوئی چیز سپید ہے تو کوئی سیاہ کوئی سرخ، تو کوئی نیلی، کوئی زرد تو کوئی سبز، پھر یہ رنگ بھی بے شمار ہیں کوئی گہرا ہے تو کوئی ہلکا کوئی بہت گہرا ہے تو کوئی بہت ہلکا۔ پھر ان دونوں کے درمیان بہت سے درجات ہیں جو ایک دوسرے سے بالکل جداگانہ معلوم ہوتے ہیں اور مستقل حیثیت کے رنگ دکھائی دیتے ہیں حالانکہ وہ دراصل ایک ہی ہیں۔ ہر چیز کی ایک خاص بو ہے اس طرح وہ دوسری چیزوں سے آپس میں ممتاز ہو گئی ہیں اور جو چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں کوئی رنگ و بو نہیں ہے جیسے ہوا تو ہو سکتا ہے کہ وہ بھی رنگ و بو رکھتی ہوں مگر ہم محسوس نہ کر سکتے ہوں۔

جس طرح رنگوں کی بہت سی قسمیں ہیں اسی طرح بو کی بھی ان گنت قسمیں ہیں دراصل تو بو کی دو ہی قسمیں خوشبو اور بدبو مگر پھر ان دونوں کی بے شمار قسمیں ہیں کوئی تیز کوئی ہلکی، کوئی ہلکی کوئی درمیانی اور پھر تیز اور ہلکی کے درمیان بے شمار درجات ہیں۔

رنگ و بو کی طرح بو کو بھی اس نے چیزوں کے باہمی امتیاز کے لیے پیدا کیا ہے ورنہ ہم بہت سی چیزوں کو ایک ہی جیسا سمجھتے ہیں اگر ان کی شکل و صورت میں فرق نہ ہوتا، سینکڑوں پھل، پھول اور نباتات ایک جیسی صورت کے ہیں مگر رنگ و بو نے انہیں جداگانہ شکل دی ہے پھر رنگ و بو کی تال میل سے مختلف مزے پیدا ہو گئے ہیں۔

جس طرح شکل و صورت اور تراش خراش کو اس نے ایک دوسرے سے ممتاز کرنے کے لیے استعمال کیا ہے یہی حال مزے کا ہے کہ مزے کی وجہ سے بھی چیزیں ایک دوسرے سے جدا ہو گئی ہیں ٹماٹر اور جاپانی شکل و صورت اور رنگ کے اعتبار سے ایک جیسے ہیں مگر مزے نے ایک کو ترکاریوں میں شامل کر دیا تو دوسرے کو پھلوں میں ایک میں تیزابی مادہ بھرا ہوا ہے تو دوسرے میں گلوکوز۔

الغرض عالم رنگ و بو کے عجائبات ننتے ہیں کہ خالق کا قائل ہونا پڑتا ہے کیسے کیسے مزے اور کیسی کیسی شکلیں پیدا کی ہیں کہ حیرت ہوتی ہے اور پھر ہر ایک ایک سے جدا، گو ایک کھیت کے سارے خربوزے ایک رنگ کے ہوں پھر بھی ہر خربوزے کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوگا اور گو سب کی بو ایک جیسی ہو پھر بھی ہر خربوزے کی خوشبو جداگانہ ہوگی گو سارے کھیرے ایک جیسے رنگ کے ہوں گے مگر ہر ایک کا اپنا ایک خاص رنگ ہوگا۔

اختلاف رنگ و بو سے چیزوں کی قیمتیں کہیں سے کہیں پہنچ جاتی ہیں لعل یاقوت، زمرد پکھراج، مونگا، ہیرا سب پتھر ہیں مگر رنگ نے انہیں دوسرے پتھروں سے ممتاز کر دیا ہے کہ تاج شاہی میں سجائے جاتے ہیں اور سنگ مرمر کوٹھیوں میں اور عام پتھر سڑکوں پر صرف ان کے رنگ ہی مختلف نہیں ہیں خاصیتیں بھی مختلف ہیں۔ عام پتھر بھی اپنے رنگوں کی وجہ سے مختلف قیمتیں رکھتے ہیں، کسی پتھر کو سڑکوں پر کوٹ دیا جاتا ہے اس لیے کہ اس کا رنگ حضرت انسان کے دل کو بھا نہیں سکا۔ مگر لال رنگ کا پتھر ان کی کوٹھیوں میں لگایا جاتا ہے اس لیے کہ وہ انہیں پسند ہے بعض پتھروں سے خوبصورت فرش بنائے جاتے ہیں تو بعض کو نالیوں میں دبا دیا جاتا ہے کچھ پتھر اپنے رنگ و بو اور خواص کی وجہ سے دواؤں کے کام آتے ہیں۔ کہتے ہیں لوہے کو لوہا ہی کاٹتا ہے مگر پتھر کو بھی پتھر ہی توڑتا ہے حجرالیہود گردے اور مثانے کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے دوسرے پتھر یہ کام نہیں کر سکتے۔

عالم حیوانات کو دیکھو طرح طرح کے رنگوں سے رنگا ہوا ہے ایک جیسی قد و قامت اور شکل و صورت کی سینکڑوں چڑیاں ہیں مگر رنگوں کے اختلاف نے انہیں غیر جنس بنا دیا ہے، اسی طرح گورخر اور عام گدھے میں کوئی فرق نہیں مگر گورخر کے رنگوں نے اسے قابل دید بنا دیا ہے۔

بہت سی تیتلیاں بالکل ایک جیسی ہیں مگر رنگوں نے انہیں مختلف کر دیا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ ایک بلی اگر سارے بچے ایک ہی رنگ کے دیتی ہے پھر بھی سب بچوں کے رنگوں میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہوگا۔

خود حضرت انسان اگرچہ ایک جیسے ہیں مگر رنگوں نے انہیں ایک علاحدہ جنس بنا دیا ہے رومی سے سوڈانی جدا ہے چینی سے ترکی جدا

مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مغربی تہذیب کے بارے میں بعض ممالک کا منفی یا غیر جانبدارانہ رویّہ

عالمِ اسلام مغربی تہذیب کی زد میں

انیسویں صدی عیسوی کے وسط میں عالم اسلام کو ایک بہت ہی نازک، پیچیدہ اور اہم مسئلہ کا سامنا کرنا پڑا۔ اس مسئلہ کے بارے میں اس کے صحیح رویّہ اور نقطۂ نظر ہی پر ایک مستقل اور آزاد دُنیا کی حیثیت سے اسکی شخصیت اور وجود کا انحصار تھا۔

یہ تازہ دم، زندگی اور نشاط، حوصلہ و عزم اور ترقی و وسعت کی صلاحیت سے بھرپور مغربی تہذیب کا مسئلہ تھا جس کا شمار تاریخ انسانی کی طاقتور ترین اور وسیع ترین تہذیبوں میں کیا جانا چاہیئے اور جو درحقیقت (اگر غائر نظر سے دیکھا جائے) ان اسباب و عوامل کا ایک قدرتی نتیجہ ہے جو عرصہ سے تاریخ میں اپنا کام کر رہے تھے اور مناسب وقت پر اس نئی شکل میں ظاہر ہونے کے منتظر تھے۔

عالم اسلام سب سے زیادہ اس خطرہ کی زد میں تھا اس لیئے کہ کارگاہ حیات سے قدیم مذاہب کی کنارہ کشی کے بعد اسلام دینی و اخلاقی دعوت کا تنہا علمبردار اور معاشرۂ انسان کا واحد نگران اور محتسب رہ گیا تھا۔ بلکہ سے وسیع، سیر حاصل اور زرخیز ممالک اسی رقبہ میں واقع تھے۔ چنانچہ اس مادی اور میکانکی تہذیب کے چیلنج کا رخ بہ نسبت کسی دوسری قوم اور معاشرہ کے زیادہ تر عالم اسلام ہی کی طرف رہا۔

مِلی جُلی تہذیب

یہ تہذیب اپنی وسیع شکل میں عقائد و خیالات فکری نظاموں، سیاسی و اقتصادی فلسفوں، اجتماعی، طبعی اور عمرانی علوم نیز ان مخصوص تجربوں کا عجیب و غریب مجموعہ تھی جو مغربی اقوام کو اپنے ارتقا کے طویل سفر کے مختلف مراحل میں پیش آئے تھے۔ یہ تہذیب عام طور پر علم انسانی اور خاص طور پر طبعی، میکانیکی اور ریاضی علوم کی ترقی کا ایک ناگزیر مرحلہ اور مفکرین طبعیات کی مسلسل کوششوں اور تجربات کا نچوڑ اور خلاصہ تھا۔ اس اعتبار سے وہ مختلف اجزاء و عناصر کا ایک ایسا مجموعہ تھا جن کے متعلق کوئی یکساں رائے قائم نہیں کی جا سکتی تھی۔

اس تہذیبی مجموعہ میں ناقص اجزاء بھی تھے اور مکمل بھی، مضر بھی اور مفید بھی، صحیح بھی اور غلط بھی۔ اس میں علم کے ان بدیہیات کے ساتھ جو بحث سے بالاتر ہیں ایسے غلط قیاسات، خیالات و افکار اور بزعم خود ایسے فیصلے بھی شامل تھے جن میں بحث و مباحثہ اور غور و خوض کی پوری گنجائش موجود ہے، ان میں ایسے علمی نتائج بھی تھے جو بڑے غور و خوض اور مطالعہ و تجربہ کا نچوڑ تھے، اور ایسے بھی تھے جن کے متعلق کچھ کہنا قبل از وقت تھا وہ اجزاء اور عناصر بھی تھے جو کسی خاص ملک اور قوم کے ساتھ مخصوص نہیں، مثلاً تجربی علوم اور وہ بھی جن میں مغربی تہذیب کی مقامی روح پوری طرح نمایاں تھی اور مغربی ماحول اور معاشرہ کا ان پر گہرا اثر تھا، اور وہ ان تاریخی انقلابات اور حوادث کا نتیجہ تھے جن سے مغربی اقوام کو اپنے دائرہ عمل اور مرکز میں گزرنا پڑا۔ وہ بھی تھے جن کا دین و عقائد سے گہرا تعلق تھا، اور وہ اجزاء بھی تھے جن کو سرے سے مذہب سے کوئی سروکار نہ تھا۔

اس تہذیبی مرکب نے اس مسئلہ کی پیچیدگی اور اہمیت کو بہت بڑھا دیا ہے اور عالم اسلام کو ایک نازک اور دشوار پوزیشن میں لاکھڑا کیا ہے اور اس کے رہنماؤں اور مفکرین کی ذہانت کے لیئے ایک امتحان بن گیا ہے۔

منفی رویّہ

اس نئی اور پیچیدہ صورتِ حال سے نپٹنے کے لیئے قدرتی طور پر تین موقف (رویّے) ہو سکتے ہیں۔

پہلا موقف یا رویہ منفی اور سلبی NEGATIVE ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عالم اسلام اس تہذیب کے سارے نتائج اور فوائد کا یکسر انکار کر دے اور اس کی کوئی اچھی بری بات سننے کا روادار نہ ہو یا غیر جانبداری اختیار کر کے کنارہ کش ہو جائے نہ اس سے کسی قسم کا فائدہ اٹھائے نہ ان علوم کو ہاتھ لگانے پر تیار ہو جن میں اہل مغرب کو تفوق و امتیاز حاصل ہے طبعیات، ریاضیات اور ٹکنالوجی جیسے علوم

میں بھی وہ مغرب سے استفادۂ علمی کو حرام اور اپنے لئے "شجرۂ ممنوعہ" سمجھے اور جدید آلات مشینیں، ساز و سامان اور ضروریاتِ زندگی کے قبول کرنے سے بھی گریز کرے۔

اس موقف کی طبعی اور شرعی حیثیت اور اس کے نتائج

اس موقف کا قدرتی نتیجہ عالمِ اسلام کی پسماندگی اور زندگی کے رواں دواں قافلہ سے بچھڑنے کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس سے عالمِ اسلام کا رشتہ باقی دنیا سے منقطع ہو جائے گا اور وہ ایک محدود و حقیر جزیرہ بن کر رہ جائے گا، جس کا گرد و پیش کی دنیا سے کوئی پیوند نہیں ہوگا۔ سمندر میں ایسے بے شمار جزیرے ہو سکتے ہیں۔ لیکن خشکی میں اس طرح کے جزیروں کی گنجائش نہیں اور فطرتِ انسانی سے (جو اپنے ماحول سے کم و بیش متاثر و مستفید ہوتی ہے) جنگ کبھی کامیاب نہیں ہوتی۔

ان سب حقائق کے علاوہ یہ رویہ کوتاہ نظری پر بھی مبنی ہے اس سے فطری قوتوں اور وسائل میں تعطل پیدا ہوتا ہے اور یہ اس دینِ فطرت کی صحیح ترجمانی اور تعبیر نہیں ہے جس نے کائنات میں عقل و تدبر کے استعمال پر بڑا زور دیا ہے اور مفید علوم میں استفادہ کی ترغیب دی ہے، جس نے دین کی حفاظت و دفاع کے لئے اور بد اندیشوں اور حریفوں کو اپنے اوپر حملہ کرنے سے محتاط رکھنے کے لئے اپنے پیروؤں کو ہر ممکن تیاری کا حکم دیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ
لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ
اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ
وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا
بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ ۝ (آل عمران)

بلاشبہ آسمان و زمین کی خلقت میں اور رات اور دن کے ایک کے بعد ایک آتے رہنے میں اربابِ دانش کے لئے (معرفتِ حق کی) بڑی ہی نشانیاں ہیں، وہ اربابِ دانش جو کسی حال میں اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتے، کھڑے ہوں بیٹھے ہوں لیٹے ہوں (لیکن ہر حال میں اللہ کی یاد ان کے اندر بسی ہوتی ہے) اور جن کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ آسمان و زمین کی خلقت پر غور کرتے ہیں (اس ذکر و فکر کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان پر معرفتِ حقیقت کا دروازہ کھل جاتا ہے اور وہ پکار اٹھتے ہیں) اے ہمارے پروردگار یہ سب کچھ جو تو نے پیدا کیا ہے سو بلاشبہ بیکار و عبث نہیں پیدا کیا ہے۔ یقیناً تیری ذات اس سے پاک ہے کہ ایک فعلِ عبث اس سے صادر ہو۔ خدایا! ہمیں عذابِ آتش سے (جو دوسری زندگی میں پیش آنے والا ہے) بچا لیجیو!

دوسری جگہ قرآن شریف میں آیا ہے:

وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن
قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ
تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللّٰهِ
وَعَدُوَّكُمْ (الانفال ۶۰)

اور (مسلمانو) جہاں تک تمہارے بس میں ہے قوت پیدا کر کے اور گھوڑے تیار رکھ کر دشمنوں کے مقابلہ کے لئے اپنا ساز و سامان مہیا کئے رہو کہ اس طرح مستعد رہ کر تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں پر دھاک بٹھائے رکھو گے۔

حدیث شریف میں آتا ہے:

الكلمة الحكمة ضالة المومن
فحيث وجدها فهو احق بها
(ترمذی: ابواب العلم)

حکمت کی بات مومن کا گمشدہ مال ہے جہاں بھی وہ اس کو ملے وہ اسی کا حق ہے۔

اسلام نے انسان کو اس سرزمین پر اللہ تعالیٰ کا خلیفہ قرار دیا ہے جس کے لئے بحر و بر شمس و قمر اور لیل و نہار کو مسخر کر دیا ہے۔ انسان نے زبانِ قال یا زبانِ حال سے جس ضرورت کا بھی اظہار کیا وہ اس کو عطا کی گئی۔ خدا نے اپنے بندوں پر اپنا یہ احسان جتایا ہے کہ اس نے ان کے لئے فولاد پیدا کیا جس میں بڑی مضبوطی ہے اور انسانوں کے لئے بہت سے فوائد ہیں۔ جنگی تیاری اور سامانِ جنگ کی طرح توجہ کے سلسلہ میں امتِ مسلمہ کے لئے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی عملی مثال پیش کی۔ غزوۂ احزاب میں اہلِ ایران کے طریقہ پر آپ نے خندق کھودی۔ آپ کے بعد اسی مثال پر اہلِ علم اور فقہاء کاربند رہے۔ وہ ان معاملات میں زمانہ کے ساتھ چلتے تھے اور جنگی تیاریوں آلاتِ حرب کے استعمال، اپنے استحکام اور مفید علوم کے حصول کے لئے وہ دوسری اقوام کے شانہ بشانہ بلکہ ان سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور بعض اوقات میں انہوں نے ان میدانوں میں اپنے تفوق اور امامت کا نقش قائم کر دیا۔

اگر دنیا کا کوئی ملک چشم و گوش بند کر کے تہذیبِ جدید کے زبردست چیلنج کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرتا ہے یا اس کو یک قلم مسترد کر کے چین کی نیند سونا چاہتا ہے اور اپنی محدود دنیا سے باہر نکلنے پر کسی طرح آمادہ نہیں ہوتا تو وہ ملک زیادہ دنوں تک

معتدل و پرسکون پر قائم نہیں رہ سکتا۔ اس کو مسلسل بغاوتوں اور انقلابات کا سامنا کرنا ہوگا۔ اس کے مختلف گوشوں میں نافرمانی اور مخالفت کی شدید تحریکیں اٹھ کھڑی ہوں گی۔ اس لئے کہ یہ رویّہ اور موقف اس فطرتِ انسانی کے بالکل خلاف ہے جو ہمیشہ آگے کی طرف دیکھتی ہے، جو ہر نئی چیز کی طلبگار رہتی ہے اور کسی حال میں بھی اس کی سیری نہیں ہوتی۔ عزت و سربلندی، قوت و طاقت اور تجدید و احیاء کی محبت اس کی رگ و پے میں ہے۔ وہ ہر لحظہ ایک نئی منزل کی تلاش میں اور نئی ترقی کی تمنا میں نظر آتی ہے۔ ایک نہ تھکنے والی آرزو اور یاس نا آشنا امید و حوصلہ مندی۔

اس کے ساتھ یہ موقف قانونِ تکوینی اور اس کائنات کے مزاج کے بھی سراسر خلاف ہے اگر کوئی ملک زبردستی اس خلافِ فطرت موقف کو اختیار کرنا چاہے گا تو یہ تہذیب اس کے گھروں میں اور اس کے خاندانوں میں اس طرح داخل ہو جائے گی جس طرح سیلاب سے گھرے ہوئے کسی گاؤں یا شہر میں پانی بغیر کسی اطلاع اور آگاہی کے داخل ہو جاتا ہے اور ہر طرف سے اس کو گھیر لیتا ہے۔

علیحدگی پسندی اور کنارہ کشی کا نتیجہ

اگر کبھی عالم اسلام کا کوئی ملک اپنی زندگی کے کسی دور میں (تہذیب جدید سے محفوظ رہا اور اس کا دامن اس کے خیر و شر کسی سے آلودہ نہ ہو سکا اور وہ اس تہذیب کے مفید علوم اور وسائل تک سے دست کش ہو کر اپنی محدود دنیا میں محصور رہا تو یہ وقفہ زیادہ طویل عرصہ تک کبھی قائم نہ رہ سکا اور اس تہذیب و تمدن کی لہریں (جو دلوں کی گہرائیوں اور معاشرہ کی جڑوں تک میں سرایت کر جاتی ہیں اور سارے اخلاقی اصول اور قدریں اپنے ساتھ بہائے جاتی ہیں) برابر اس سے ٹکراتی رہیں اور اس کے سکون اور خوابِ راحت کو برہم کرتی رہیں۔

ہر ذی عقل شخص جو اس مغربی تہذیب کی تاثیر و تسخیر اور قوت و وسعت سے واقف ہے اس کے ساتھ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ مشرقی ممالک روحانی اور مادی حیثیت سے کتنے کمزور ہو چکے ہیں اور اس قوتِ ایمانی اور خود اعتمادی میں کتنا انحطاط رونما ہو چکا ہے جس سے اس تہذیب کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا جا سکتا تھا، وہ اس اندیشہ میں حق بجانب ہوگا کہ ان ممالک کا یہ تہذیبی، معاشرتی اور تمدنی حصار زیادہ دنوں تک قائم رہا اور اس کا دورِ عزلت طویل عرصہ تک برقرار نہیں رہ سکتا، اس لئے کہ بے اعتمادی احساس کمتری اور روحانی کمزوری کے ساتھ کوئی قوم زیادہ دنوں تک اپنی انفرادیت باقی رکھ نہیں سکتی اور ایسی طاقتور تہذیب کا مقابلہ نہیں کر سکتی جس کے ساتھ زمانہ کا رجحان شامل ہو چکا ہے۔

مشہور مغربی فاضل محمد اسد نے (جنہوں نے یورپ میں زندگی گزاری اور عالم اسلام کا ایک طویل دورہ کیا) ۱۹۳۲ء میں اس پرسکون جزیرۃ العرب کا سفر کیا تھا جو اس وقت تک اپنی قدیم عربی اور اسلامی روایات پر قائم تھا۔ مغربی تہذیب ابھی اس میں داخل نہ ہو سکی تھی اور وسائل اور جدید مصنوعات نے ابھی اس کی ریتلی دیوار کے حصار کو عبور نہ کیا تھا، انہوں نے یہ سب دیکھ کر اپنے اس شک کا اظہار کرتے ہوئے کہ آیا یہ علیحدگی اور مغربی تہذیب کے اثرات سے بعد اور کنارہ کشی زیادہ دنوں تک قائم رہ سکے گی؟ حسب ذیل الفاظ لکھے تھے:۔

"جب میں غور کرتا ہوا اس حد تک پہنچا تو میں نے اپنے دل میں سوچا کہ زید (محمد اسد کے عرب رہبر اور رفیقِ سفر کا نام جو ان کے صحرائی سفر میں ان کے ساتھ تھا) اور زید کی قوم (عرب) اپنے آپ کو اس خطرہ سے کب تک محفوظ رکھ سکے گی جو ہزار حیلہ و فریب کے ساتھ ان کا محاصرہ کر رہا ہے اور بغیر کسی مروّت و رعایت کے عنقریب ان پر مسلط ہونے والا ہے، ہم ایک ایسے زمانہ میں سانس لے رہے ہیں جب میں مشرق بڑھتے ہوئے مغرب کے مقابلہ میں جو ہر طرف سے اس کو بے بس کر رہا ہے خاموش اور غیر جانبدار تماشائی بن کر باقی نہیں رہ سکتے۔ ہزاروں سیاسی اجتماعی اور اقتصادی قوتیں اس وقت عالم اسلام کے دروازے پر دستک دے رہی ہیں؟ کیا عالم اسلام، مغربی تہذیب کے سامنے ہتھیار ڈال کر اس اختلاط و مقابلہ کے نتیجے میں نہ صرف یہ کہ اپنی روایاتی شکل کھو دے گا بلکہ اپنی روحانی جڑوں اور سرچشموں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا؟"۔

محمد اسد صاحب کا اندیشہ صحیح ثابت ہوا یہ وقفہ یقیناً طویل نہ ہو سکا، کچھ ہی دنوں میں عالم اسلام کے اس مقدس مرکز میں مغربی تہذیب فاتحانہ داخل ہو گئی۔ جدید مصنوعات اور مغربی مال سیلاب کی طرح امنڈ پڑا۔ سامان تعیش اور غیر ضروری اشیاء LUXURIES سے بازار پٹ گئے اور گھر بھر گئے۔ زندگی کی وہ سادگی و جفاکشی مردانگی و شہ سواری، بلند ہمتی اور حوصلہ مندی کی وہ ساری صفات ناپید ہو گئیں جو قدیم زمانہ سے عربوں کی خصوصیات تھیں۔

جزیرۃ العرب اور مغرب کا یہ نیا تعلق اور رشتہ، تمدن و ثقافت، سیاست اور پٹرول کے راستہ سے ہوا۔ یہ استفادہ یا خوشہ چینی (جس کا آغاز تہذیب و ثقافت اور تجارت کے میدان میں ہوا) بالکل عاجلانہ اور غیر دانشمندانہ

طریقہ پر ہوئی۔ اس تبدیلی پر کوئی متوازن فکر یا کوئی سوچا سمجھا منصوبہ نہ تھا۔ چنانچہ مغرب کے مقابلے میں وہ سپر اندازی جس کا اسد صاحب کو خوف تھا ایک امر واقعہ بن کر سامنے آگئی اور روایات و عادات اور ظاہری شکلوں کے بعد اب اس ملک کی روحانی جڑیں بھی اس طوفان کی زد میں آچکی ہیں۔

اس تغیر و انقلاب، جزیرۃ العرب کے پُرسکون و خاموش صحرا میں مغربی مصنوعات و وسائل راحت اور سامانِ تعیش کی فراوانی معیارِ زندگی کے اچانک بلند ہو جانے اور صدیوں کی سادہ و عملی زندگی کے پیچیدہ ہو جانے کو خود اہل مغرب محسوس کرتے ہیں اور اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں، امریکہ کا ایک مصنف DON PRETZ اپنی کتاب THE MIDDLE EAST TODAY میں لکھتا ہے:۔

"دوسری جنگ عظیم کے بعد سے بیرونی روابط، اثرات تیل کے ذریعہ حاصل ہونے والی دولت (جس کے ساتھ مغربی طاقتوں کے اثرات بھی شامل ہیں) کی وجہ سے ضعیف ہو گئے ہیں، قدیم مشترک تہذیبی ورثہ جس نے مختلف طبقات کو مربوط کر رکھا تھا، اب ختم ہوتا جا رہا ہے، اس لئے کہ شیوخ کے اعلیٰ خاندانوں کے افراد جو تیل کی دولت کے باعث مالا مال ہو چکے ہیں، وہ مغربی مصنوعات، انوکھی چیزوں، رسم و رواج اور مغربی مذاق سے متاثر ہونے لگے ہیں اور اس تبدیلی کے علم نے نچلے طبقوں میں بے چینی پیدا کر دی ہے، کیونکہ وہ اس طرح کی ظاہری شان و شوکت کی زندگی بسر کرنے کی قدرت نہیں رکھتے، مثلاً بدوی قبائل اب جانوروں کے چرانے اور نگہداشت کرنے کے مشغلے سے بے دخل ہو کر شہروں کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے ہیں اور روز بروز ان شہروں کے بے چین و غیر مطمئن نچلے طبقہ عوام کے ہمدرد ہوتے جا رہے ہیں۔"

دوسری جگہ لکھتا ہے:۔

"دوسری طرف دولت کی ناگہانی ریل پیل نے جو انتہائی طاقت و جبروت رکھنے والے سعودی خاندان کے خزانہ میں مجتمع و مرتکز ہو گئی تھی، ساتھ ہی ساتھ ان میں رشوت ستانی اقربا نوازی اور انتہا درجے کی مالی غیر ذمہ داری بھی پیدا کر دی، تیل سے حاصل ہونے والی دولت کثیر کا بڑا حصہ انتہائی فضول خرچی کے ساتھ برباد کر دیا گیا اور اس سے اصل نفع شاہی خاندان ہی نے اٹھایا۔ اس بڑے اور پھیلے ہوئے گروہ میں صرف شاہ اور ان کی اولاد ہی شامل نہیں بلکہ ان کی بیویاں اور سسرالی رشتہ داروں کی میزان صدہا تک پہنچتی ہے سب ہی شامل ہیں، ان سب کو اس دولت کی رقمیں براہ راست ملتی رہی ہیں اور اب سعودی حکمران خاندان پہلے زمانے کے صحرا میں حکومت کرنے والے والی شیخ کی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ مشرقی شان و شوکت کے ساتھ ہر قسم کے سامان عیش و راحت کے ساتھ زندگی گزارتا ہے۔ بیسیوں شہزادوں نے فرداً فرداً بڑی بڑی بیش قیمت موٹر کاریں خرید لی ہیں اور ایک سے ایک عالی شان محل تعمیر کرا رہے ہیں جو جدید طرز کے سامان راحت و تعیش (مثلاً یہ کہ وہ ایئر کنڈیشنڈ ہیں اور ان میں غسل کے لئے جدید قسم کے حمامات بنے ہوئے ہیں) سے آراستہ و پیراستہ ہیں۔"

آگے چل کر وہ مزید لکھتا ہے:۔

"جس جوش و خروش کے ساتھ کسی زمانے میں وہابی قبائل نے اسلام کے بنیادی اصول کا دفاع کیا تھا اور اس سلسلہ میں انہوں نے جس سادگی پر زور دیا تھا وہ اب بالکل غائب ہے اب غیر ملکی سامان تعیش کے خلاف تشدد آمیز احتجاج نہیں ہوتے آج ان چیزوں کو نہ صرف تسلیم کر لیا گیا ہے بلکہ سوسائٹی کے سب ہی طبقے ان کو حاصل کرنے میں کوشاں نظر آتے ہیں۔ وہ قبیلے جو پہلے وہاں سخت طرز کی سادہ اور خشک زندگی گزارتے تھے اب وہ صحرا کا قیام ترک کر کے تیل کے نئے مراکز کے پاس آ بسے ہیں، جہاں سکونت اختیار کرنے کے بعد وہ ان مغرب نو ایجاد اشیاء کے خوب عادی اور خوگر ہو گئے ہیں، جنہیں وہ "آرامکو" میں کام کرنے کے صلہ میں ملنے والی بڑی بڑی تنخواہوں سے خریدتے رہتے ہیں۔"[1]

باقی آئندہ

[1] THE MIDDLE EAST TODAY P. 407

معرکۂ زلاقہ

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے' اس مقولہ کی صداقت میں خواہ کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو، مگر یہ طے شدہ امر ہے کہ فتح و کامرانی کے عوامل و اسباب کچھ اور ہوتے ہیں اور شکست کے اسباب کچھ اور' یہ مکان و زمان کی تبدیلی کے باوجود یکساں رہتے ہیں۔

مسلمانوں نے صدیوں تک اندلس میں اسلامی تہذیب و تمدن کا چراغ جلایا اور مختلف علوم و فنون کو رائج اور عام کیا جس سے پورا "یورپ" متاثر ہوا اور ظلمت سے روشنی میں آیا مگر بعد کے ادوار میں زمامِ حکومت پر نااہل لوگ قابض ہو گئے۔ دینی شعائر کو پامال کیا ہوا و ہوس میں گرفتار ہو گئے مختلف گروہوں اور جماعتوں میں بٹ گئے طوائف الملوکی عام ہو گئی اور ہر شہر خود مختار اور دوسروں کا مدِ مقابل بن گیا۔ اپنے مدِ مقابل کو نیچا دکھانے کے لئے اپنے دشمنوں تک سے مدد لینے سے دریغ نہیں کرتے تھے۔ مسلمانوں نے جن فرنگی بادشاہوں سے مدد لی ان میں سرِ فہرست "قشتالہ" کا بادشاہ الفونس ششم تھا۔ جسے مسلمانوں سے بغض و عناد، حسد و دشمنی اپنے باپ سے ورثہ میں ملی تھی۔ اس نے سب سے پہلے مسلمانوں کی درخواست پر لبیک کہا تھا اور مسلمانوں کی تباہی کی طرف یہ پہلا قدم تھا جس کے بعد تباہی آتی ہی چلی گئی۔ اس نے مسلمانوں سے بڑی ذلت و رسوائی کے ساتھ جزیہ وصول کرنا شروع کیا اور آیتِ کریمہ کا مفہوم مسلمانوں کے مخالف ہو گیا اور دین سے روگردانی اور پیامِ محمدی سے کنارہ کشی کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو مسلمان جزیہ وصول کرتے تھے وہ خود جزیہ دینے لگے۔

مسلمانوں کے آپسی انتشار و خلفشار سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بادشاہ فونس نے ان پر مسلسل حملے کئے اور انہیں دہشت زدہ کیا اور ان کے قلعوں پر قبضہ کر لیا اور انگریزوں کو متحد کیا اور مسلمانوں کے خلاف جہاد پر آمادہ کر لیا اور باقاعدہ جنگ چھیڑ دی۔ اس نے اس کی بابت پادریوں سے مشورہ کیا اور تعاون حاصل کر کے مسلمانوں کے سب سے اہم مقام اندلس کے دارالسلطنت "طلیطلہ" پر قبضہ کر لیا اور بادشاہ اشبیلیہ معتمد اور اس کے درمیان معاہدے پر دستخط ہوئے جس کی ایک دفعہ یہ تھی کہ "ابن عباد" اپنے تمام فوجیوں سمیت ملک "قشتالہ" کی اس کے دشمنوں کے خلاف مسلمان بادشاہوں کے خلاف اس کی مدد کرے گا اور ابن عباد اس بات کا پابند ہے کہ ملک الفونس کو طلیطلہ میں کارروائیوں کے لئے آزادی ہوگی اور اس سے کوئی تعرض نہ کرے گا۔

اس معاہدے کے بعد طلیطلہ کی چار سو سالہ اسلامی سلطنت کا سقوط ہو گیا اور اس سے مشرق و مغرب کے اسلامی ممالک بھی متاثر ہوئے اور اس کی بازیابی کے لئے بھی جوش و خروش کا مظاہرہ کیا گیا۔ دوسری طرف نصاریٰ نے خوب خوشیاں منائیں۔ ایک دوسرے کو مبارکباد دی اور ان کے اندر بقیہ ممالک پر قبضہ کرنے کی حرص و ہوس ہوئی۔ اس فتح سے شاہ فونس کی قدر و منزلت بڑھ گئی اور اس میں غرور پیدا ہو گیا اور اس نے شہنشاہ ملتین (دو قوموں کے شہنشاہ) کہنا شروع کر دیا۔ اپنے فرامین ملک ذی الملتین الملک المفضل ۔ ۔ ۔ ۔ کے ساتھ فرامین جاری کرائے۔ مسیحیوں کی حرص و ہوس، ملک گیری صرف یہیں آکر ختم نہیں ہو گئی، بلکہ شاہ فونس نے آگے بڑھ کر "بلنسیہ" پر بھی قبضہ کر لیا اور غرناطہ کا محاصرہ کیا اور اقصیٰ جنوب کے جزیرہ طریف تک جا پہنچا۔ اور اپنے گھوڑوں کو گھٹنوں تک پانی میں اتار کر بڑے فخر و غرور کے ساتھ 'ابن بسام' کے یہ الفاظ دہرائے کہ "یہ مسلمانوں کا وہ آخری ملک ہے جسے میں نے اپنے قدموں سے روندا ہے" اس کے بعد اس نے اشبیلیہ پر باقاعدہ قبضہ کرنے کے لئے فوج کو از سرِ نو مرتب کیا پورے لشکر کو تین حصوں میں تقسیم کیا اور تیسرے حصہ کی قیادت خود کرتے ہوئے معتمد پر حملہ کرنے کی غرض سے چل پڑا۔

معتمد کی بیداریٔ مغزی

ابن عباد کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور اسے اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگا۔ اسے یقین ہو گیا کہ اب میں مارا جاؤں گا اور میری بچاؤ کی ندا کی صدا پر کوئی کان نہیں دھرے گا اور چیخ و پکار مجھے فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ معاملہ کی سنگینی کو دیکھ کر اس نے اپنے لڑکے سے

کیا اور کہا کہ ملعون الفونس نے ابن ذوالنون سے طلیطلہ چھین لیا ہے اور اس پر قبضہ کر رکھا ہے۔ طلیطلہ سات سال تک ابن ذوالنون کے قبضہ میں رہا اور اب اذفنش کے قبضہ میں آنے کے بعد دارالکفر قرار پایا۔ طلیطلہ قبضیانے کے بعد اس کی ہمت اور بڑھی اور اب ہیں وہ اپنا ماتحت بنانے کے درپے ہے۔ وہ کسی طرح اشبیلیہ پر بھی قابض ہو جانا چاہتا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ ہم مدوہ کے بادشاہ سے اس ملعون کو دُور کرنے کی درخواست کریں اس لئے کہ قطعاً ہم میں اس سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے کیونکہ عام دخاص کی نظروں میں مبغوض ہیں۔

شاہ فونس نے اپنے پورے لشکر سمیت اشبیلیہ کا محاصرہ کرلیا۔ اس موقعہ پر اس نے ایک تضحیک آمیز خط لکھا کہ "میرے طویل قیام کی وجہ سے یہاں کثرت سے مکھیاں ہوگئی ہیں اور گرمی بھی بڑھ گئی ہے۔ تم اپنے محل سے ایک پنکھا بھیجدو تاکہ میں گرمی سے نجات حاصل کر سکوں اور مکھیاں بھی ہنکا سکوں۔" ابن عباد یہ خط پاکر جھلا گیا اور فوراً ہی خط ہی پشت پر لکھ دیا کہ تمہارا خط دیکھا اور تمہارے غرور و تکبر کا بھی اندازہ کیا۔ میں عنقریب ایسے شدید ضرب والے پنکھے بھیجوں گا جو تم سے نجات دے دیں گے اور خود تمہیں انشاء اللہ نجات نہیں حاصل ہو سکے گی۔ اس کے بعد ابن عباد نے بڑی تیزی کے ساتھ مختلف سربراہوں سے رابطہ قائم کیا اور انہیں لکھا کہ یوسف بن تاشفین سے رابطہ قائم کریں اور ان سے درخواست کریں کہ جلد از جلد اندلس پہنچ کر وہ اسلامی لشکر کی قیادت سنبھال لیں۔ یوسف بن تاشفین کی شجاعت و بہادری اور مسلمانوں کے اتحاد کی خبریں ابن عباد تک پہلے ہی پہنچ چکی تھیں۔ اس موقعہ پر بھی بعض بادشاہوں اور سربراہوں نے ابن عباد کو اپنے موقف سے باز رکھنے کی کوشش کی اور یوسف بن تاشفین سے متعلق بعض خدشات ظاہر کئے، مگر انہیں جواب دیتے ہوئے ابن عباد نے وہ تاریخی جملہ کہا کہ اونٹوں کا چرانا خنزیر ہنکانے والے سے بہتر ہے۔ یوسف بن تاشفین اگر ان پر قابض ہو جائے تو یہ اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ شاہ فونس ان پر حکومت کرے۔ اس گفتگو کے بعد ابن عباد اور بعض سربراہوں نے یوسف بن تاشفین سے رابطہ قائم کیا اور اس نے انہیں مبارکبادی کا جواب دیتے ہوئے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور اس پیشکش کی زبردست پذیرائی کی۔

علماء کا موقف

علماء کرام اپنے فرائض منصبی کے سلسلہ میں دراز سے بے چین تھے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو وہ خوب سمجھتے تھے کہ کس طرح بادشاہوں تک اس پیغام کو پہنچایا جا سکتا ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیا جا سکتا ہے، مگر اس کے باوجود وہ آزاد خیالی اور اباحت کی لہر کو نہیں روک سکے تھے کیونکہ معاملہ اس کے ختم کرنے ہی کا نہ تھا بلکہ اپنی بزدلی اور کمزوری کو دور کرنے کا معاملہ زیادہ اہم تھا۔ کمزوری کی بنا پر معاملہ کچھ دن تعطل کا شکار رہا۔ پھر یہ مسئلہ کینہ و حسد کا روپ اختیار کر گیا اور جنگ و جدال کی نوبت آگئی۔ اس مسئلہ پر علماء کا ایک گروہ تبادلۂ خیال کے لئے قرطبہ میں جمع ہوا۔ اتفاق رائے سے قاضی ابن ادہم کے پاس مسئلہ کے حل کے لئے حاضر ہوئے اور عرض کیا "کیا آپ کو مسلمانوں کی اس پستی و کمزوری اور ذلت و رسوائی کو دیکھ کر ذرا بھی ترس نہ آیا کہ کبھی وہ انگریزوں سے جزیہ وصول کرتے تھے اور اب حالت یہ ہے کہ انگریز ان سے جزیہ لیتے ہیں۔ ابن عباد وہ شخص ہے جس نے انگریزوں کو مسلمانوں کے خلاف ورغلایا ہے اور اب وہ دلیر ہو گئے ہیں۔ اس سنگین معاملہ کی عقدہ کشائی کے لئے ہم لوگوں نے ایک رائے قائم کی ہے کہ یوسف بن تاشفین سے خط و کتابت کریں اور علمائے کرام اس سے بات چیت کرنے کی اجازت دیں یا کسی قاصد کو رابطہ قائم کرنے کے لئے بھیجیں۔ قاضی ابن ادہم اس رائے سے متفق ہوئے اور بات چیت کرنے کی اجازت دے دی اور علماء کرام کا براہ راست رابطہ یوسف بن تاشفین سے قائم ہوگیا اور علماء کرام نے مسلمانوں کی شیرازہ بندی کی اور مجاہدین کی صفیں تیار کرنے کے لئے ایسے وقت میں اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ حالات نے انہیں خطرناک موڑ پر لا کھڑا کیا تھا، چنانچہ اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے ابو الولید الباجی اندلس کے مختلف ریاستوں کا شیرازہ بندی پلاننگ کے لئے کمربستہ ہوگیا اور دوسری طرف علماء کے ایک طبقہ نے مغرب کے نقباء سے بات چیت کی اور مرابطین کے لشکر کے استقبال کی تیاریاں کرنے لگے۔

یُوسُف بن تاشفین

چنانچہ ایک شخص دنیوی جاہ و جلال اور منصب سے بے نیاز مغرب میں مقیم مسلمانوں کی عزت و شان اور شان و شوکت کو لوٹانے کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لے کر مہم جوئی کے لئے اٹھ کھڑا ہوا جو دقت نظر اور سلامت فکر کا حامل ہونے کے ساتھ ساتھ حالات کے نشیب و فراز اور سیاسی امور کے اتار چڑھاؤ سے بخوبی واقف تھا کہ کس طرح دشمنوں پر فتح و کامرانی حاصل کر کے انہیں زیر کیا جا سکتا ہے۔

ادھر اندلس میں روز افزوں حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے تھے۔ مسلمانوں کی بدحالی اور ان پر ظلم و ستم کی خبریں پاکر اس کی بے تابی بڑھتی ہی جا رہی تھی، لیکن خاموشی کے ساتھ ان کا ذہن کام کر رہا تھا۔ اس درجہ خاموش طبیعت کا وہ شخص کہ جب کرنے ہی پر کچھ گویا ہوتا ورنہ خاموشی ہی اس کا شعار رہتا۔ اندلس کے مظلوم مسلمانوں نے بھی ان کے نام کئی دعوت نامے بھیجے۔ انہیں پڑھنے کے بعد بے ساختہ وہ کہہ اٹھے کہ

اس دین کی نصرت و مدد میرا نصب العین ہے اور اس ذمّہ داری کی تکمیل میرا اہم فریضہ ہے میں اسے کو خوب سمجھتا ہوں

پھر مکمل تیاری کے ساتھ فرنگیوں کے احوال اور ان کے اسلحہ سے باخبر ہونے کے لئے جاسوس بھیجے تاکہ معاملہ کا صحیح رُخ سامنے آ جائے۔ اہل اندلس اسلام دشمن عناصر سے گہرے تعلق کی بنا پر قطعاً اس لائق نہ تھے کہ ان پر بھروسہ کیا جاتا اور جاسوسی کے لئے متعین کیا جاتا، اس لئے کہ ان کے دل فسق و فجور سے معمور تھے۔

اہل اندلس کو فرنگیوں کے چنگل سے نکالنے کے لئے اندلس کے چھوٹے چھوٹے بادشاہوں سے آزاد ہو کر منصوبہ بنایا۔ جب انہیں جاسوسوں نے یہ خبر دی کہ الفانسو اپنی فوج کے ساتھ اندلس کے مغربی حصّہ کا محاصرہ کر رہا ہے اور اس نے فوج کی امداد کے لئے GREEN LAND کو رسد گاہ بنایا ہے اور اپنی فوج کے ساتھ وہاں قیام پذیر ہے تو اس کے تدارک کے لئے یوسف بن تاشفین اندلس کی سمت بڑھے اور "زلاقہ" نامی وادی میں مقیم ہو گئے۔ یہ ایک نشیبی علاقہ ہے جو پرتگال سے قریب ہے۔

مورخین نے لکھا ہے کہ جب یوسف بن تاشفین سمندری راستہ سے اندلس کی طرف بڑھ رہا تھا تو سمندر کی موجیں ٹھاٹھیں مارنے لگیں۔ اسوقت یوسف بن تاشفین نے بیچ کشتی میں کھڑے ہو کر اپنے رب کے حضور یہ دعا مانگی "اے اللہ تو خوب جانتا ہے کہ اگر سمندر سے گزر جانے میں ہم مسلمانوں کے لئے بہتری ہے تو ہمیں بآسانی پار کرا دے ورنہ ان موجوں کو اور تیز کر دے کہ ہم عبور کرنے میں کامیاب ہی نہ ہو سکیں۔" یوسف بن تاشفین کی یہ دُعا اپنے عظیم مقصد کی تکمیل اور خدا سے گہرے تعلق کو خوب واضح کرتی ہے۔ اللہ رب العزّت نے اپنے عاجز بندے کی دُعا قبول کی اور یکبارگی ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر میں سکون ہو گیا اور قائد اسلام سمندر کو پار کر کے ساحل مراد کو پہونچنے میں کامیاب ہو گیا۔

مراکشی کہتا ہے کہ: معتمد ابن عباد نے یوسف بن تاشفین کو اولاً تو اشبیلیہ میں آرام کرنے پر ابھارا، لیکن جب یوسف بن تاشفین نے اس کی باتوں پر کان نہ دھرا تو طوائف الملوکی کے مسائل حل کرنے کی فرمائش کی جس کو یوسف بن تاشفین نے رد کر دیا اور یوں گویا ہوا کہ میں تو صرف دشمنوں سے جہاد کی نیت سے نکلا ہوں۔ یوسف بن تاشفین کا عزم اور اس کا پیغام سن کر حکام بھی لڑائی کے لئے تیار ہو گئے۔ یکایک کیا دیکھتے ہیں کہ یوسف بن تاشفین اور اس کا لشکر امت مسلمہ کو ظلم و شقاوت کی گھاٹی سے نکالنے کے لئے کھڑا ہے اور خدا کی راہ میں جان دینے کے لئے لبیک و سعدیک کی صدا لگا رہا ہے۔

ادھر اندلسی مسلمانوں کو بھی کسی معین قائد کی تلاش تھی جو ان کے حوصلوں کو بڑھاتا ٹوٹے دلوں کو جوڑتا اور منتشر شیرازہ کو جمع کرتا۔ مسلمانوں کی اس ہمت و بہادری اور جوش و ولولہ کو دیکھ کر معتمد بن عباد اور متوکل بن الافطس کی فوجیں بھی مرابطین کی فوج میں ضم ہو گئیں۔

معرکہ کی تیاری

یوسف بن تاشفین نے تربیت یافتہ شہسوار دستہ کو تیار کیا اور دوسرے دستہ کو جنگ کے خطرات سے بچاؤ کے لئے آلاتِ جنگ (شمشیر و سنان زرہ و خود) سے لیس کیا۔ نیز قدیم و جدید تمام جنگی اسلحہ فراہم کر کے دوسری طرف قلعہ اور فصیلیں بھی تعمیر کرائیں اور ان میں اسلحہ دکھانوں کا ایک بڑا ذخیرہ جمع کیا۔ دشمنوں کی اسکیم اور ایک دوسرے پر گہری نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی ذہانت و ذکاوت فہم و فراست سے ان پر غلبہ و فتح کی ہر ممکن تدبیر اختیار کی اور بس اس تاک میں رہے کہ کب دشمنوں سے مڈبھیڑ ہو جائے اور جنگ کی آگ میں جھونک کر ان کا قلع قمع کر دیں۔ یہ ان کی ذہانت کی زندہ مثال ہے کہ انہوں نے فوج کو دو حصوں میں تقسیم کر کے اندلسی فوج کو ایسی جگہ کھڑا کیا اور مختلف طبقات کے لوگوں اور بادشاہوں کو پیار و محبت، الفت و رافت اتحاد و اتفاق کا سبق یاد دلا کر خدا کی رسّی کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رہنے اور جنگ کے حملوں کو برداشت کرنے کی بھرپور تلقین کی تاکہ دشمنوں کو بآسانی زیر کیا جا سکے۔ اندلسی فوج کی قیادت معتمد کے سپرد کی، آگے بڑھنے کے لئے کہا اور موخر الذکر کو بوقت ضرورت امداد و اسلحہ پہنچانے کی ذمّہ داری سونپی معتمد کے علاوہ دو کمانڈر اور مقرر کئے جو سلیمان بن عائشہ اور سیر بن ابوبکر تھے (فوج کی اس طرح صف آرائی ان کی فوجی و جنگی عبقریت کی واضح دلیل ہے) اب یوسف بن تاشفین کی تربیت یافتہ فوج "زلاقہ" کے میدان میں جنگ کے لئے مکمل طور پر تیار تھے۔ بس جنگ چھڑنے کی دیر تھی۔

فرنگیوں کا لشکر

جب مرابطین کے دریا عبور کر لینے کی خبر الفانسو کو پہنچی تو اس نے "سرقسطہ" جو مسلمانوں کا علاقہ تھا' سے محاصرہ اٹھانے کا ارادہ کیا لیکن اسے اپنے مال کے ضیاع کا شدید احساس تھا۔ اس کی تلافی کے لئے اس نے "مستعین بن ہود" والی "سرقسطہ" کو اپنا قاصد بھیجا کہ اگر تم بہت سارا مال دو تو ہم اس حصار کو ختم کر دیں۔ مستعین بن ہود کو مسلم افواج کا پورا علم تھا۔ اس نے اس کے خط کا جواب تضحیک کرتے ہوئے نفی میں جواب دیا۔ مایوسی کے عالم میں 'الفانسو' اپنی فوج اور ساز و سامان کے ساتھ جدید پایہ تخت 'طلیطلہ' آیا اور (سانتواء) کے حکمران کے پاس فوری امداد کی خاطر قاصد بھیجا اور مسلمانوں کے علاقہ "طرطولہ" کا محاصرہ

کر لیا۔ اب الفانسو کے قاصد لیون و قشتالہ پہنچ چکے تھے اور ہزاروں پیادہ و شہسوار طلیطلہ جا چکے تھے۔ نیز پڑوسی ممالک فرانس اٹلی نے بھی جنگ کی خبر سن کر اپنی فوجیں بھیجدی تھیں۔ اس طرح یہ جنگ صلیبی جنگ میں بدل گئی اور پادری اور سربراہان چرچ مذہب پرست افراد نے الفانسو کی کثرت افواج کو دیکھ کر خود فریبی میں مبتلا ہو گئے اور معتمد کے پاس لکھ بھیجا کہ تمہارا ساتھی یوسف بن تاشفین سمندر پار کرکے آیا ہے میں ملاقات کے لئے تمہارے ملک آرہا ہوں اور میرے آنے کی نیت صرف ہمدردی ہی ہوگی۔ اس حربہ کے تحت وہ یہ کھیل کھیلنا چاہتا تھا کہ مسلمانوں کے ملک میں آکر مڈبھیڑ ہو اور اگر بالفرض شکست ہو بھی جائے تو اس کا ملک نقصانات سے محفوظ رہے۔

الفانسو نے ۸۰ ہزار فوج کا لشکر جرار تیار کر لیا اور اپنے جاسوس کو حالات سے واقفیت کے لئے بھیجا ساتھ ہی یہ کہتا تھا کہ میں جن و انس ہی نہیں بلکہ آسمانی فرشتوں سے بھی لڑنے پر تیار ہوں۔ یوسف بن تاشفین کو ڈرانے کے لئے ایک مفصل خط بھی اس نے اس طرح لکھا کہ میرے پاس مسلح افواج کی ایک بڑی تعداد ہے ان کی قوت و طاقت اور شجاعت و بہادری کا یہ عالم ہے کہ وہ کسی سے ذرا بھی خوف نہیں کھاتی۔ مجھے معلوم ہے تمہارے پاس صرف بیس ہزار افراد ہیں جنہیں ہماری فوج کچل کر رکھ دے گی۔ اس خط کا جواب یوسف بن تاشفین نے اللہ کی مدد کامل پر بھروسہ کرکے مسکراتے ہوئے اسی خط کی پشت پر جواباً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق لکھا۔ اولاً تو اس کو اسلام کی دعوت پیش کی کہ اگر قبول کرے تو ٹھیک ہے ورنہ جزیہ یا پھر جنگ کے لئے تیار ہو جائے۔

جب الفانسو کا پہلا حربہ ناکام ہو گیا تو اس نے دوسرا حربہ اس لئے استعمال کیا کہ اس کی فوج مکمل طور پر جنگ کے لئے ابھی تیار نہیں تھی۔ چنانچہ اس نے یوسف بن تاشفین کے قاصد سے یہ کہلا بھیجا کہ کل جمعہ ہے اور یہ دن مسلمانوں کے عید کا دن کہلاتا ہے اور اس کے ایک دن بعد ہی اتوار ہے جو نصاریٰ کے نزدیک بڑا متبرک ہے۔ دوشنبہ سے ہم لوگ باقاعدہ جنگ کریں گے۔ اس لئے کہ لڑائی جب چھڑ جائے گی تو رو کے نہ رکے گی الا یہ کہ فریقین میں سے کسی ایک کو شکست ہو جائے اور اس طرح کرنے سے ہم میں کا ہر ایک شخص فتح و کامرانی کو چھونے کے لئے اپنی بھرپور طاقت استعمال کرنا چاہے گا۔ یوسف بن تاشفین کی حساس طبیعت نے اس کی چال کو سمجھ لیا۔

معرکہ آرائی

جمعہ کی نصف شب میں مسلمانوں کے دو جاسوسوں نے یوسف بن تاشفین کو یہ خبر دی کہ دشمن کے لشکر میں معمول کے خلاف کچھ چہل پہل نظر آرہی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ معرکہ کی تیاری میں ہیں اور ہم نے الفانسو کو خود اپنے لشکر سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن عباد ہی اس جنگ کا بھڑکانے والا ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں صحرائی باشندے جنگ کی نوک پلک سے خوب واقف ہیں لیکن یہ ملک ان کے لئے غیر معروف ہے۔ تم لوگ سب سے پہلے ابن عباد پر ٹوٹ پڑنا۔ مجھے امید ہے ابن عباد تمہارے حملہ کی تاب نہ لاکر جان دے دیگا۔ پھر سارا معاملہ ہمارے لئے سہل و آسان ہو جائے گا۔

جمعہ ۲۵ رمضان المبارک ۴۷۹ھ کو صبح کی سفیدی ابھی اچھی طرح نمایاں بھی نہ ہوئی تھی کہ فرنگی فوج کو اسلامی فوج کی طرف بڑھتا دیکھا گیا جس کی اندلسی فوج کے اگلے دستہ سے مڈبھیڑ ہوئی۔ اس وقت اندلسی فوج کا قائد ابن عباد ہی تھا وہ فوج کے درمیان میں کھڑا رجزیہ اشعار پڑھ رہا ہے۔

الفانسو نے اندلسی فوج پر بھرپور حملہ کیا جس کی وہ تاب نہ لاسکی اور بطلیوس کے قلعہ میں پناہ گزین ہو گئی، لیکن معتمد ایک چھوٹے سے دستے کو لے کر بڑی جانفشانی سے لڑ رہا تھا۔ اسی درمیان یوسف بن تاشفین نے مغرب کے لئے ایک دستہ جس کی قیادت سیر بن ابوبکر کر رہا تھا بھیجا کہ وہ الفانسو کی فوج سے لڑتا رہے۔ سیر بن ابوبکر نے الفانسو کے اس لشکر کو جو اندلسی فوج پر بھاری پڑ رہی تھی اور زیر کرنے میں کامیاب ہو رہی تھی کی پیشقدمی روک دی اور یوسف بن تاشفین یہی چاہتا تھا کہ عقب سے اچانک حملہ ہو۔ یوسف بن تاشفین نے عقب سے حملہ کیا اور دشمن کی فوج پر ٹوٹ پڑا اور میدان پر قابض ہو گیا اور قتل عام شروع کر دیا۔ نقاروں کی آواز سے کان پھٹے جا رہے تھے۔ فرنگیوں کے کان بہرے ہو گئے اور دلوں پر رعب و ہیبت اسقدر بیٹھ گیا کہ بزدلی کا نتیجہ فوراً الفانسو کی فوج کو دیکھنے ہی کے بعد چل سکتا تھا۔ اس بہادر و جنگجو سپاہیوں نے ہزاروں کو تہ تیغ کر ڈالا۔ الفانسو اتنی بڑی فوج کے باوجود شرم سے پانی پانی ہو گیا اور عین اسوقت جب اس کی غیرت نے جھنجھوڑا تو پیچھے سے حملہ آور ہونے میں کامیاب ہو گیا لیکن ادھر یوسف بن تاشفین کی تلوار برابر کام کر رہی تھی۔ ان کا جوش و حوصلہ مسلمانوں کی سربلندی کی خاطر بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ الفانسو کے پیچھے سے حملہ آور ہونے پر جنگ کا شعلہ اور بھڑکا جس میں فرنگیوں کو جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ جنگ اپنے شباب پر ہونے کے باوجود اس مرد مجاہد کا یہ عالم کہ گھوڑے پر سوار قرآن کی تلاوت اور ذکر الٰہی سے زبان تر ہے اور اپنی قوم کو صبر و استقامت و استقلال کا سبق

یاد کراتے ہوئے خدا کی راہ میں جان دینے کی اہمیت و قدر و قیمت بتاتے ہوئے جنگ پر ابھار رہے ہیں، ساتھ ہی ایک نیا حربہ استعمال کیا کہ نئی سکیم کے تحت ایک دستہ کو حملہ آور ہونے کا حکم دیا اور وہ حملہ اتنا کارگر ثابت ہوا کہ دشمن میدان چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہو گیا اور اسلامی فوج کے ڈگمگاتے قدم اور جم گئے۔ ان میں ثبات و استقامت اور مضبوط ہو گیا۔ اس پلاننگ کے تحت لڑنے کے بعد دشمنوں کے پیر اکھڑ گئے اور انہوں نے مقابلہ کی ہمت چھوڑ دی۔

پھر یوسف بن تاشفین نے مرابطین و اندلسی فوج کے شیرازہ کو جمع کیا اور دوبارہ ایسا وار کیا کہ اس کے بعد دشمن میدان چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ ان کی اس بزدلی اور کمزوری کو دیکھ کر سوڈانی فوج جو چار ہزار پر مشتمل تھی میدان کارزار میں آئی اور بجلی بن کر مسیحیوں پر ٹوٹ پڑی۔ یوسف بن تاشفین کی ٹولی کا ایک فرد الفانسو تک پہنچ کر اس کو اور اس کے گھوڑے کو مار گرانے میں تقریباً کامیاب ہو گیا، لیکن بڑی پھرتی اور چالاکی سے وہ پانچسو فوجیوں کے ساتھ بھاگ نکلا اور رات میں ایک گاؤں جو میدان سے بیس میل دور تھا پہنچ کر پناہ لی، ان میں کے اکثر تو راستے ہی میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور صرف سو افراد طلیطلہ پہنچ کر پناہ لینے میں کامیاب ہو گئے۔ ادھر مسلمان میدان جنگ میں موقع کی تلاش میں تھے کہ اگر پھر سے دشمن کہیں سے نکل کر آئیں تو انہیں بھون کر رکھ دیں گے، لیکن دور دور تک دشمن کا پتہ نہ تھا۔ مال غنیمت خوب حصہ میں آیا۔ ایک شہسوار کو پانچ سے زائد گھوڑے ملے۔ اس جنگ میں تقریباً بیس مسلمان شہید ہوئے ان میں قاضی مراکش ابو داؤد اور عبدالملک المصمودی قابل ذکر ہیں۔ پھر ان مسلموں کو اسلامی روایات کے مطابق دفنایا گیا۔

جرمنی مورخ جوزفین اشباخ نے مرابطین کے کارناموں کو سراہتے ہوئے ان کی شجاعت، بہادری، دلیری و جوانمردی کا اعتراف کیا ہے اور ان کی تعریف کرتے ہوئے یوسف بن تاشفین کے مقولہ کا بصراحت تذکرہ کیا "اے مسلمانوں کی جماعت خدا کے دشمنوں سے جہاد کے لئے تیار ہو جاؤ۔ جس کسی کو شہادت نصیب ہو جائے تو دیکھو اس کے لئے جنت یقینی ہے اور اگر صحیح سالم لوٹ آئے تو وہ اجر عظیم کا مستحق ہے۔"

خاتمہ

فتح و کامرانی حاصل ہونے پر چہار سو خوشی و انبساط کی لہر دوڑ گئی اور ہر ایک بارگاہ الٰہی میں سربسجود ہوا۔ اسلام کا جھنڈا بلند کرنے اور عظمت رفتہ کو واپس لانے میں مسلمانوں نے دلیری و جوانمردی کا ثبوت دے کر اسلام کی دعوت اور اس کی اشاعت میں بھرپور حصہ لیا۔ امیر المومنین کو اس عظیم کامیابی پر ہر طرف سے تہنیت و مبارکباد کے پیغامات ملنے لگے۔ امام غزالیؒ نے یوسف بن تاشفین کے کارناموں کو سراہتے ہوئے ان کی کامیابی پر مبارکباد پیش کی اور بارگاہ ایزدی میں اسلام کی سربلندی و برتری کے لئے دعا گو ہوئے۔ اس فتح کو یوم العروبۃ والسلام کے نام سے آج تک یاد کیا جاتا ہے۔

الفانسو کی اس زبردست شکست سے اس کا غرور ٹوٹا، گھمنڈ جاتا رہا اور جزیرہ نما اندلس پر حکمرانی کرنے کا خواب پاش پاش ہو گیا اور جزیہ وصول کرنے والا شہنشاہ اپنے آپ کو مسلمانوں کی متحدہ قوت کے سامنے بے بس محسوس کرنے لگا اور خود اپنا وجود غیر یقینی نظر آنے لگا اور اس نے فرنگی یورپ کو اس شرمناک شکست کے حالات لکھے اور مرابطین اور اندلسیوں کے اتحاد سے ان کو باخبر کیا تو پورے یورپ نے الفانسو کے نقصانات کو پورا کرنے کے لئے چندے بھیجے۔ اس کے بعد یوسف بن تاشفین مغرب لوٹ آیا اور تین ہزار فوج ناگزیر حالات کے لئے چھوڑ دی۔

وہ رات کتنی حسین تھی اور وہ منظر کتنا دلکش تھا جس میں فتح و کامرانی نے مسلمانوں کے قدم چومے۔ کہاں الفانسو کی فوج اور مسلمانوں کے شیرازہ کو منتشر کرنے کا ناپاک ارادہ اور ان کے پیروؤں میں ہمیشہ ہمیش کے لئے غلامی کی زنجیر پہنا کر اپنا ماتحت بنانے کا منصوبہ، لیکن خود غلامی اور انتشار کا شکار ہو گیا۔ اگر اس جنگ میں خدا کی مدد شامل حال نہ ہوتی اور اس جنگ کی قیادت کے لئے خدا یوسف بن تاشفین جیسے عظیم قائد کو منتخب نہ فرماتا تو شاید وہ فتحیاب نہ ہوتے، لیکن یہ سنت الٰہی ہے کہ جب اسلام کی تعلیمات پامال ہو رہی ہوں، خدا سے تعلق ختم ہو رہا ہو، خواہشات کے ریگزار میں لوگ بھٹک کر اپنے معبود حقیقی سے منہ موڑ رہے ہوں تو اللہ تعالیٰ خود اپنے دین کی حفاظت کا ذمہ لے لیتا ہے۔ اس جنگ میں ہوا بھی یہی کہ خدا کی بھرپور مدد سے فتح و کامیابی ہاتھ آئی اور پھر سے مسلمانوں کا وہی دبدبہ، وہی شان اور اسلامی تہذیب کے مٹتے ہوئے نقوش ابھر آئے اور اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔

اس معرکہ نے یہ ثابت کر دکھایا کہ اگر مسلمانوں نے اپنے دین اور تعلیمات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر انداز کر کے اپنی خواہشات کو مقصد اولیں بنا لیا تو شکست و ہزیمت، ذلت و رسوائی ہی انہیں ملے گی، اور اگر خدا کے دین کی سربلندی، اسلام کی دعوت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت زندہ کرنا مقصود ہو تو فتح و کامرانی ان کے گلے لگے گی۔ نوید قرآنی بھی ہے:

"ان تنصروا اللہ ینصرکم
ویثبت اقدامکم"

(ماخوذ از "تعمیر حیات" لکھنؤ)

غزالہ ضیاء

رسے کی جگہ تار کا استعمال

گزرے وقتوں میں لوگ سادہ اور پرلطف کھیل کھیلتے تھے کھیل شروع ہونے سے کئی دن پہلے خوب خوب کھیل کے وقت اور ان کا اعلان کیا جاتا تھا اور جب کھیل شروع ہوتا تھا تو لوگ ڈھول ڈھلی لیے دونوں ٹیموں کے حوصلے بلند کیے جاتے تھے لیکن اب وہ باتیں کہاں اب تو کھیل بھی ایسے وجود میں آ گئے ہیں جن کا نام ہم سے نہیں لیا جاتا ڈکشنریاں کھنگالتے کھنگالتے دماغ خالی ہو جاتا ہے جدید کھیلوں کو گراؤنڈ پر دیکھنے کے بجائے ٹی وی پر دیکھ لیں کہ گراؤنڈ پر صاف نظر بھی نہیں آتا۔

اور پھر ہمارے علاوہ بھی تو لوگ گراؤنڈ پر موجود ہوتے ہیں۔ ہمیں کیوں اور کیا ضرورت ہے کہ گراؤنڈ میں داخل ہونے کے لیے جیب بھی خالی کر لیں اور دم کشی بھی کریں۔ دم کشی پر یاد آیا ہمارے دادا جان کو پہلوان کے "ممولی" بھتیجے نے صلاح دی کہ آپ صحت کے لیے دم کشی کریں اس کے لیے ضروری ہے کہ سانس زیادہ سے زیادہ دیر تک پھیپھڑوں میں روکے رکھیں ایک روز اس دم کشی نے دادا مرحوم کا دم واقعی میں کش لیا۔

یاد رہے کہ اس کش کا سگریٹ کے کش سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے ہمارا تو خیال ہے کہ دم کشی ان لوگوں کے لیے اچھی ہے جو نئے "چوری" کے میدان میں وارد ہوتے ہیں کہ انہیں سانس روکنا از حد ضروری ہوتا ہے ایک ایسے ہی چور کا واقعہ ہے وہ ایک گھر میں چوری کی غرض سے داخل ہوا چور کے سانس کی آواز سن کر مالک مکان کی آنکھ کھل گئی اور بلی سمجھ کر شی شی کیا چور نے بھی حسب حالات بلی کی آواز نکالی چور نے پھر قسمت آزمائی کھڑاک ہو گیا اور مالک مکان نے دوبارہ شی شی کیا چور نے تیسری مرتبہ کوشش کی اس مرتبہ کسی چیز سے ٹکرا گیا مالک مکان نے پھر شی شی کیا اس مرتبہ چور صاحب کو غصہ آیا انہوں نے شی شی سے تنگ آ کر (ER CLEVERING کا ثبوت دیا اور کہا شی شی نہیں بلی ہے۔

چور صاحب اگر دم کشی کے ماہر ہوتے تو یقیناً پہلی مرتبہ ہی کامیاب ہو جاتے بالکل اسی طرح جیسے طرح پہلی مرتبہ امتحان دینے کے بعد کامیابی حاصل ہو جاتی ہے لیکن وہ بیچارے کیا کریں جو ہر بار امتحان دے کر بھی "پہلی مرتبہ" بھی کامیابی کا "تمغہ" حاصل نہیں کر پاتے لیکن کھیل میں پہلی کامیابی حاصل نہ ہونے کے بعد ضمنی کھیل کی اجازت نہیں ہوتی ورنہ ہارنے والوں کی فہرست کا وجود نہ ہوتا مگر اب جیت کر بھی گلے میں "ہار" ڈالا جاتا ہے یہ فلسفہ ابھی تک ہماری سمجھ میں نہیں آیا حالانکہ ہار ہارنے والوں کے گلے کی زینت بننا چاہیئے۔

چلتے چلتے کھیلوں میں ایک کھیل رسہ کشی کا تذکرہ ہو جائے کہ یہ نام سے تو کھیل کم اور کھینچا تانی کے معنوں میں زیادہ استعمال ہوتا ہے سیاسی جماعتوں سیاسی لیڈروں اور انفرادی رسہ کشی میں خاص طور پر استعمال ہوتا ہے حالانکہ ان میں سے کسی ایک کے پاس رسہ نہیں ہوتا تو پھر کھینچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کھیل کے معاملے میں بھی خاصی رسہ کشی ہوتی ہے۔ یہ رسہ کشی رسہ کھینچنا نہیں بلکہ کھیلوں کی انجمنوں کی "لیڈر شپ" کے حصول کی رسہ کشی ہے میری ایک عزیزہ نے رسہ کشی کی خبر پڑھ کر مجھ سے پوچھا تھا کہ کشتی کے ساتھ ساتھ رسہ کیوں ضروری ہے تار مناسب نہیں؟

لیکن وہ "بھولی ملکہ" (بھولے بادشاہ کی تانیث) یہ نہیں جانتی تھی کہ تار کمزور ہوتا ہے اور پھر تحریر میں رسے کی جگہ تار استعمال کیا جائے تو کشیدہ کاری ایک دھاگے کا نام بن جاتا ہے اگر رسہ کی جگہ تار استعمال کر بھی لیا جائے تو پھر رسہ کشی کی خبریں یوں ہوں گی۔

"اختیارات کی تقسیم کے معاملے میں دونوں عہدے داروں میں تار کشی جاری ہے"

"وزراء اور ٹریڈ یونینوں کی تار کشی سے اپنے کو دور رکھیں (حکومت کی تلقین)"

"بی ٹیم نے تار کشی کا مقابلہ جیت لیا"

"کھیل رسہ کشی" میں تو شاید مضبوط تار رسہ کا نعم البدل استعمال کر بھی لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں آخر تار کا بھی کھیل میں کوئی نہ کوئی حصہ ہونا چاہیئے صرف بجلی میں استعمال کر کے "حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا"

رشتہ درکار ہے

ایک صاحب حیثیت کو دوسری شادی کے لیے بادب بردبار پاک طینت پابند شریعت اور خوبصورت علمی۔ تبلیغی گھرانے کی دوشیزہ کا رشتہ درکار ہے۔

تفصیلات کے لیے پتہ ذیل پر رابطہ قائم کیجیے۔

پوسٹ بکس ۲۸۱۴۷ الرفاع دولۃ البحرین

خبر یہ ہے کہ

ترتیب: تحسین احمد

۱۹ نومبر

• ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۳ء کو قتل کیے گئے چھ ہندوؤں کے ۹ قاتلوں کو سزائے موت سنا دی گئی۔

• محمد علی جناح کے قریبی ساتھی ایم اے ایچ اصفہانی انتقال کر گئے۔

• ایک اطلاع کے مطابق عوامی لیگ نے صدارتی انتخابات پر چھ کروڑ سے زائد ٹکے خرچ کیے۔

• سابق بھارتی وزیر خارجہ اٹل بہاری باجپائی نے کہا ہے کہ پاکستان کے بارے میں بھارت کے ارادے اچھے نہیں ہیں۔

• بھارتی صوبہ آسام میں ۳۶ گھنٹے کی ہڑتال سے صورت حال سنگین ہو گئی۔

• افغانستان کے صوبہ لغمان اور پروان میں روسی طیاروں کی بمباری سے پچاس شہری ہلاک ہو گئے۔

• میر واعظ مولوی محمد فاروق نے کہا ہے کہ سیاست دان دیوبند کے معاملات میں مداخلت نہ کریں۔

۲۰ نومبر

• پاکستان نے افغانستان کو انتباہ کیا ہے کہ اگر آئندہ سرحدی خلاف ورزیاں ہوئیں تو نتائج سنگین ہوں گے۔

• امریکی کانگریس نے پاکستان کو ۱۶-ایف طیارے دینے کی منظوری دے دی۔

• امریکی سینیٹ نے افغان مجاہدین کی امداد میں اضافہ کی سفارش کر دی۔

• روس نے ایٹمی ہتھیاروں میں کمی کے مذاکرات کی پیشکش مسترد کر دی۔

• لبنان کے صدر اور یاسر عرفات میں مصالحت ہو گئی۔

۲۱ نومبر

جسٹس عبدالستار نے بنگلہ دیش کے نئے صدر کی حیثیت سے حلف اٹھا لیا۔

• بھارت کے شہر گوہاٹی میں مسافر ٹرین تباہ کر دی گئی۔

• لیاقت آباد کراچی میں چوہدری ظہور الٰہی کا ایک قاتل پولیس مقابلے میں مارا گیا۔

• اندرا گاندھی کی قیام گاہ کے باہر ہزاروں سکھوں نے مظاہرہ کیا۔

• جدہ میں سائنس اور ٹیکنالوجی کا اسلامی ادارہ قائم کیا جائے گا۔

• سابق ملکہ ثریا دوسری شادی کر رہی ہیں۔

۲۲ نومبر

• امریکہ پاکستان کو ۴۲ میزائل لانچر اور ۱۰۰۰ ٹینک شکن میزائل فراہم کرے گا۔

• پہلے ہاکی ٹسٹ میں پاکستان نے بھارت کو ہرا دیا۔

• امریکہ نے ذرکو تیم کی پاکستان برآمد کے لیے پرمٹ جاری کرنے سے انکار کر دیا۔

• برطانوی اخبارات کے مطابق سابق افغان نائب وزیر اعظم کابل پہنچ گئے ہیں۔

• تخریب کاری میں ملوث ایک خاتون کونسلر کو گرفتار کر لیا گیا۔

• بھارت کے ایک سابق وزیر برائے امور خارجہ سمندر اکندا نے کہا ہے کہ پاکستان کی مخالفت میں بھارت نے اپنا سیاسی تدبر خاک میں ملا دیا ہے۔

• انکشاف ہوا ہے کہ ایران نے تین یرغمالی برطانوی شہریوں کو ۲۶ لاکھ پونڈ مالیت کے اسلحہ کے عوض رہا کیا تھا۔

۲۳ نومبر

• صدر ضیاء الحق نے کہا ہے کہ ترکی اور پاکستان کی منزل جمہوریت ہے۔

• ترکی کے صدر کنعان ایورن چھ دن کے سرکاری دورے پر پاکستان پہنچ گئے۔

• امریکی خفیہ سروس نے اس اطلاع کے بعد کہ کرنل معمر قذافی امریکی لیڈروں کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں سخت حفاظتی اقدامات کر دیے ہیں۔

• روس نے افغان حریت پسندوں پر حملے تیز کر دیے۔

• روس نے بحر ہند اور بحر بالٹک میں اپنی فوجی قوت میں اضافہ کر دیا۔

• شاہ خالد نے کہا ہے کہ لیبیا عرب دنیا میں تفرقہ ڈال رہا ہے۔

• پاکستان نے ایک روزہ کرکٹ میچ میں آسٹریلیا کو ۴ وکٹوں سے شکست دے دی۔

• ایٹمی اسلحہ کے خلاف ایمسٹرڈم میں ۴ لاکھ افراد نے مظاہرہ کیا۔

• مغربی بنگال میں اردو کو سرکاری حیثیت دے دی گئی۔ تحریک کے داعی وشوا ناتھ داس نے اردو بولنے والوں کو مبارک باد دی۔

۲۴ نومبر

• لاہور میں ذوالجناح کے جلوس کے خاتمہ کے بعد ہنگامہ میں ۱۶ پولیس والے زخمی ہو گئے جبکہ ایک شخص ہلاک ہوا ۲۵۰ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

• امریکہ نے کہا ہے کہ وہ افغانستان میں روس کی مداخلت سے پیدا شدہ خطرات سے آنکھیں نہیں بند کر سکتا۔

• بلوچستان میں ایک ارب روپے کی ہیروئن پکڑی گئی۔

• لوک سبھا کے اندر زبردست ہنگامہ ہو گیا۔

• سرکاری ملازم یکم دسمبر سے قومی لباس پہنیں گے۔

• بھارت نے پاکستان کے تین سفارتی

ملازمین کو بھارت سے نکال دیا ایک کو زدوکوب کیا۔

• پاراچنار میں بارودی سرنگ پھٹنے سے ۱۳ افراد پاؤں سے محروم ہو گئے۔

• مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ ہمارے پروگرام سے دیگر گیارہ جماعتیں متفق ہیں۔

• ڈاکٹر دین۔ محمد کو بنگلہ دیش کا نائب صدر مقرر کر دیا گیا۔

• افغانستان میں پانچ طالبات کو گولی مار دی گئی۔

۲۵ نومبر

• صدر نے امید ظاہر کی ہے کہ ۱۶۔ ایف طیاروں کا پہلا دستہ ایک سال میں مل جائے گا۔

• حکومت پاکستان نے بھارتی سفارتخانے کے چار ملازمین کو ۷۲ گھنٹے کے اندر پاکستان سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

• امریکہ کے شعبہ سراغرسانی کے مطابق لیبیا نے سام میزائل سے لیس قاتل ٹولیاں صدر ریگن کے قتل کے لیے تیار کر لی ہیں

• افغان حریت پسندوں نے کابل انٹر کانٹینینٹل پر حملہ کر دیا۔ پارک میں دھماکے سے کئی افراد ہلاک ہو گئے۔

• دہلی میں ۲ بھارتی باشندوں کو پاکستان کی جاسوسی کے لیے گرفتار کر لیا گیا۔

• دوسرے ہاکی ٹسٹ میں بھارت نے پاکستان کو ہرا دیا۔

• تہران میں بم کے دھماکے میں ۳ افراد ہلاک ہو گئے۔

• خلیجی ملکوں نے متحدہ دفاعی فضائی نظام پر اتفاق کر لیا ہے۔

• حکومت پاکستان نے ٹریکٹر درآمد کرنے کی اجازت منسوخ کر دی۔

• بھارتی صحافی نے کہا ہے کہ روس بھارت کو جدید طیارے فراہم کرنے سے کترا رہا ہے۔

• آسٹریلیا نے ویسٹ انڈیز کو ایک روزہ میچ میں ۷ وکٹوں سے شکست دے دی۔

• شطرنج کا عالمی اعزاز برقرار رکھنے پر روسی شاطر اناطولی کاپوف کو روس کا سب سے بڑا اعزاز دی آرڈر آف دی لینن دیا گیا ہے۔

۲۶ نومبر

• ترکی کے صدر نے کہا ہے کہ ترکی ہر مشکل میں پاکستان کی مدد اپنا فرض سمجھتا ہے۔

• فیض میں عرب سربراہ کانفرنس شروع ہو گئی۔

• لیبیا نے کہا ہے کہ شہزادہ فہد کا منصوبہ کیمپ ڈیوڈ سمجھوتے کا چربہ ہے۔

• نرسمہا راؤ نے کہا ہے کہ جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کے بارے میں پاکستانی تجویز غیر اہم ہے۔

بقیہ: شہر شہر

تحصیلوں کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا قصبہ سلانوالی اور گرد و نواح کے دیہات میں بسنے والے لاکھوں باشندگان حکومت پاکستان اور گورنر صوبہ پنجاب سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ ٹاؤن کمیٹی سلانوالی کو تحصیل کا درجہ دیا جائے۔ اہالیان سلانوالی و علاقہ کی دیرینہ خواہش کو پورا فرما کر مالی اخراجات و دیگر امور و مشکلات سے نجات دلائی جائے آخر میں اہالیان سلانوالی و دیہات میں رہنے والے لاکھوں افراد کو امید واثق ہے کہ ہماری مذکورہ بالا گذارشات پر جلد غور فرمایا جائے گا۔

شیخ محمد یامین

ناظم نظام العلماء پاکستان سلانوالی تحصیل ضلع سرگودھا

آغا ارشد محمود راولپنڈی

روشن ستارہ

اسلام اور دینی اقدار کی پاسبانی اور ملت اسلامیہ کی صحیح رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے خوبیوں کی حامل شخصیتوں کو پیدا کیا جنہوں نے ہر دور میں آڑے وقت میں عوام کی صحیح رہنمائی کی۔

دسویں صدی کے آخر میں ہندوستان کی مذہبی فضا تاریک اور غبار آلود ہوئی تو اللہ تعالے نے مجدد وقت شیخ سرہندیؒ کو پیدا کیا

حضرت سرہندیؒ کے تجدیدی کارناموں کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاندان ولی اللہی کو پیدا کیا آج پاک و ہند میں ایسا کون ہے جو اس خاندان کا معترف نہ ہو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کے بڑے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ اور ان کے نواسے شاہ محمد اسحاق رحمۃ اللہ تعالیٰ کا علم و عمل کے میدان کا حلقہ درس بہت بڑا تھا آپ کے خصوصی شاگرد حضرت مولانا شاہ عبدالغنیؒ مولانا محمد مظہر نانوتویؒ مولانا احمد علی سہارنپوری تھے ان دونوں کے مشہور شاگرد حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری تھے۔

اور اس کے بعد کے حلقہ وسیع سے وسیع تر ہوتے ہوئے قافلہ کی صورت اختیار کر گیا اسی قافلہ کی ایک شخصیت مفکر اسلام قائد انقلاب حضرت مولانا مفتی محمودؒ رحمۃ اللہ تعالیٰ ہیں۔ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ کی قوم کو ابھی بہت ضرورت تھی۔ حضرت مفتی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا سیاسی دور زمانہ طالبعلمی سے ہی شروع ہو گیا تھا دوران تعلیم ہی آپ نے جمیت علماء ہند میں شمولیت اختیار کر لی۔ اس وقت مفتی صاحب کی واحد شخصیت تھی جنہوں نے ناموافق حالات میں بھی ثابت قدمی کا ثبوت دیا۔ حضرت مفتی صاحبؒ حسن اخلاق تبحر علمی شخصی وجاہت اور انگنت خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے آپ نے جہاں بھی اور جس وقت بھی کوئی غلط بات دیکھی تو آپ سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئے گویا وہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی زندہ تفسیر تھے آخر وقت تک اسی پر کاربند رہے

انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں

امیر شریعتؒ کی ایک یادگار تقریر

آج رات انجمن حمایت اسلام لاہور کے اٹھاونویں اجلاس کی آخری نشست تھی جس میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر تھی۔ صدارت کے لئے پنجاب کے وزیر اعلےٰ میاں ممتاز محمد دولتانہ کا انتخاب کیا گیا تھا غالباً یہ پہلا موقع تھا کہ حضرت امیر شریعت ایک صوبائی وزیر اعلیٰ کی زیر صدارت تقریر فرما رہے تھے۔ اس بوڑھے جرنیل کے ارشادات سننے کے لئے سرِ شام ہی لوگ جوق درجوق حمایتِ اسلام کے وسیع میدان کی طرف قدم بڑھا رہے تھے۔ اجلاس شروع ہونے تک یہ حال تھا کہ پنڈال حاضرین سے کھچا کھچ بھر گیا، لیکن لوگوں کی آمد کا سلسلہ ابھی جاری تھا۔ عوام میں ایک شوق تھا۔ اضطراب تھا شاہ جی کو سننے کا اس لئے کہ شاہ جی ایک لمبے عرصے کے بعد لاہور تشریف لائے تھے۔ شاہ جی کے سحر خطابت نے لوگوں کو مسحور کر رکھا تھا۔ سوا دس بجے کے قریب جب اللہ کے اس بیباک شیر نے پنڈال میں قدم رکھا تو فضا نعرہ ہائے تکبیر امیر شریعت زندہ باد۔ تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ پنڈال میں ایک زندگی آگئی۔ شاہ جی ایک شان بے نیازی کے ساتھ عقیدتمندوں کے حلقہ میں سٹیج کی طرف بڑھ رہے تھے اور عوام کی مشتاق نگاہیں کہہ رہی تھیں۔

"اے شمع نبوتؐ کے پروانے تجھ پر خدا تعالیٰ کی ہزار ہزار برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں"

پریس گیلری کے ایک ممتاز رکن نے کہا "اگر شاہ جی کو اپنی قوت کا احساس ہو تو وہ دنیا میں انقلاب لا سکتے ہیں"

حضرت شاہ صاحب سٹیج پر پہنچے تو وزیر اعلیٰ ممتاز محمد خان دولتانہ نے اٹھ کر استقبال کیا اور شاہ جیؒ کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ پھیل گئی۔ ساڑھے دس بجے شاہ صاحب تقریر کے لئے اٹھے۔ جب آپ نے اپنے مخصوص حجازی لہجے اور درد میں ڈوبے ہوئے انداز میں خطبۂ مسنونہ شروع کیا تو فضا میں سکون چھا گیا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ ارض و سما کی تمام قوتیں اس کلام برحق کے تاثر میں ڈوب گئی ہیں کلام پاک کی تاثیر اور بخاری کا ساحرانہ انداز عوام بت بنے بیٹھے تھے۔ خطبۂ مسنونہ کے بعد آپ نے فرمایا:

صدر محترم! بزرگان ملت،
معززو مکرم خواتین!

مجھے کافی عرصے سے علم ہے کہ انجمن حمایت اسلام ایک تعلیمی ادارہ ہے۔ اس کی ملی خدمات بے حد وسیع ہیں۔ گو مجھے آج سے پہلے یہ سعادت نصیب نہیں ہوئی کہ اس انجمن کے کسی جلسہ میں تقریر کروں اس لئے کہ میرے لئے تو دہلی دروازہ کا باغ مخصوص ہو کر رہ گیا ہے بارہ چودہ برس سے اسی پنڈال میں کھڑے ہو کر آپ کو قرآن پاک سناتا رہا ہوں۔ یہ تو مسلم لیگ کا صدقہ ہے کہ آج اس ملی ادارہ کے پلیٹ فارم پر کھڑا ہوں ورنہ تم کہاں اور ہم کہاں۔

مسلم لیگ اور ہمارا اختلاف تھا لیکن اختلاف دلوں کا نہیں دماغوں کا تھا۔ ہم نے دیانتداری خلوص کے ساتھ اختلاف کیا۔ مسلم لیگ خلوص قلب کے ساتھ ایک ذہن کے ساتھ کام کرتی رہی۔ ہم نے عقل و فکر کی روشنی میں ایک الگ راستہ تجویز کیا قوم نے ایک قبول کیا دوسرا مسترد کر دیا، ہم نے قوم کا فیصلہ مان لیا کہ شریف لوگوں کا یہی کام ہوتا ہے۔ خدا کرے کہ دشمن کمینہ نہ ہو اور خدا کرے کہ کمینہ بہادر نہ ہو۔

لاہور والو! پرانی بات کہتا ہوں ویسے شکل و صورت سے بھی ہم پرانے ہی ہیں شاید میرا ترجمہ صحیح ہو۔ یہ الگ بات ہے کہ میں یہاں وہ ترجمہ بتاؤں نہیں۔ مذہب میں تین چیزیں ہیں۔ میں ان پر ایک طالب علم کی حیثیت سے بات کروں گا۔ الحمدللہ! کہ میں آج بھی طالب علم ہوں۔ علم سے میری طبیعت سیر نہیں ہوتی۔ میری دعا ہے کہ جب میں اس دنیا سے جاؤں تو بھی ایک طالب علم کی حیثیت سے جاؤں۔ میں طالب علمانہ بات کروں گا۔ ہاں ذرا ذائقہ بدلنے کے لئے

ادھر اُدھر سے کچھ کر لیا کرتے ہیں لیکن محض ذائقہ بدلنے کے لئے۔

ہاں: تو میں کہہ رہا تھا کہ مذہب میں تین چیزیں ہیں۔ اعتقادات۔ عبادات۔ معاملات!

اعتقادات اور عبادات کے بعد سب چیزیں معاملات کے تحت آتی ہیں۔ شہنشاہی سے لے کر گداگری تک سب معاملات ہیں اور سیاست بھی اس زمرے میں شامل ہے۔ میں تو آج معاملات کو چھوڑ کر دین کی اور علم کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ میں ذہنی افلاس محسوس نہیں کرتا۔ خدا نے اتنی استطاعت ضرور دی ہے کہ ہر موضوع پر بے تکلف گفتگو کر سکتا ہوں۔ چنانچہ آج علمی بات ہوگی۔

میں نے آپ کے سامنے چند آیات تلاوت کی ہیں۔ جی چاہتا ہوں کہ ان آیات کو آپ کے ذہن نشین کرا جاؤں۔ پھر موقع ملے نہ ملے۔ میں بوڑھا ہو چکا ہوں۔ صحت ساتھ نہیں دیتی ہے

امیر جمع ہیں احباب درد دل کہہ لے
کہ التفات دلِ دوستاں رہے نہ رہے

میں نے جو سورۃ تلاوت کی ہے سورۂ فاتحہ کہلاتی ہے۔ نمازی مسلمان دن میں کم از کم ۳۲ مرتبہ پڑھتا ہے۔ اب بدقسمتی ملاحظہ ہو کہ مسلمانوں کی بھی تقسیم شروع ہو گئی۔ نمازی اور غیر نمازی۔ بہرحال نمازی مسلمان ان آیات کو ۳۲ مرتبہ دن میں پڑھتا ہے لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ نہ امام کو اس کے معنوں کا کچھ پتہ ہے نہ مقتدی کو۔ یعنی اس کے معنوں کا کچھ پتہ ہے نہ مقتدی کو۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن حکیم و فرقان حمید سے ہماری بے توجہی خوفناک حد تک بڑھ چکی ہے بالکل ناواقفیت اور ناآشنائی۔ کیا کہا

پتہ پتہ بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

آج ۹۹ فیصد نہیں بلکہ ہزار میں سے ۹۹۹ مسلمان اس کتاب سے ناواقف اور بے خبر ہیں اور اس مقدس صحیفہ کو جسے زندگی کے ہر گوشہ میں راہنمائی کے لئے بھیجا گیا تھا بے نیازی اور تغافل کا شکار بنا رہے ہیں۔ آپ اس کو گستاخی پر محمول نہ کریں۔ یہ احوال واقعی ہے اور ان سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

بہرحال یہ بحث کہ نمازی کون ہے اور بے نمازی کون یہ ایک الگ چیز ہے۔ میرا روئے سخن ان کی طرف ہے جو اللہ کی دی ہوئی عقل اور فہم سے اللہ کو برحق مانتے اور جانتے ہیں۔ مجھے ان سے کوئی واسطہ نہیں جو سرے سے اللہ کے وجود کے قائل نہیں اور نہ شرعاً مجھ پر یہ چیز عائد ہوتی ہے کہ میں لوگوں کو اللہ کا قائل کراتا پھروں۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ منوانے پر آتا ہے تو وہ ایسا منواتا ہے کہ بن مانے ہی بنتی ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ عظیم قوم جو کل تک یہ کہتی پھرتی تھی کہ:۔

"WE HAVE KICKED GOD OUT OF ALL CHURCH"

"کہ ہم نے خدا کو اپنے بوٹ کی ٹھوکروں سے تمام کلیساؤں سے نکال دیا ہے"۔

لفظ 'KICK' پر غور فرمایئے کس قدر سختی سے نکالا گیا، لیکن ایک وقت وہ بھی آیا کہ انہیں کلیساؤں میں سے جہاں سے خدا کو نکالا گیا تھا نہایت خشوع و خضوع سے دعائیں مانگی گئیں کہ:

اے آسمان سے روٹی دینے والے ہمارے حال پر رحم فرما اور دشمنوں کے مقابلہ پر ہمیں فتح دے۔"

میرے طالب علم بچو! میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر دونوں جہان میں فتح و نصرت حاصل کرنا چاہتے ہو تو آؤ۔ قرآن پڑھو اور اس پر عمل کر کے دیکھو۔ پھر دیکھو کہ دونوں جہان کی نعمتیں کس طرح تم پر سایہ فگن ہوتی ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ مدرسہ میں چل پھر رہے تھے کہ ایک طالب علم کو دیکھا جو فلسفہ کی کتاب جانفشانی اور محنت سے پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا "کاش! قرآن پاک کو سمجھنے کے لئے اتنی محنت کی جاتی"۔

یقین کیجئے جب آپ قرآن حکیم سے بے نیازی کا سلوک کریں گے تو آپ کہیں کے نہیں رہیں گے۔ یہی مقدس و مطہر کتاب رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے لیکن آج مسلمانوں کی زندگی کے اسی خدائی پروگرام کو گلدستہ طاق نسیاں رکھا گیا ہے۔

آپ نے سورۂ فاتحہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

میرا موضوع ہے عصمت انبیاءؑ اور میں سورۂ فاتحہ کی آخری آیات کی روشنی میں اسے بیان کرنا چاہتا ہوں جہاں فرمایا گیا ہے کہ اے اللہ! ہمیں چلا سیدھی راہ پر۔ ان مقتدر ہستیوں کی راہ پر جن پر ہمیشہ تیرا انعام و اکرام ہوتا رہا۔ جن پر کبھی تیرا غضب نازل نہیں ہوا۔ اور جو کبھی بھی راہ راست سے نہیں بھٹکے۔ یہ صاف اور واضح طور پر انبیاءؑ کرام کے متعلق ہے جن کے لئے معصومیت لازمی ٹھہرا ہے اور نبی کے لئے معصوم ہونا لازمی ہے اور نبی کے علاوہ اور کوئی شخص معصوم نہیں ہو سکتا۔

مسلمانو! آج میں کھل کر ایک بات کہتا ہوں بلکہ ایک قدم آگے بڑھ کر کہتا ہوں کہ اللہ کی ربوبیت اس وقت تک تمام ہے جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تمام ہے کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ابدیت ہی اللہ کی ربوبیت کی مظہر ہے۔ ہم میں سے کس نے خدا کو دیکھا ہے۔ ہم کیسے یقین کرتے کہ ایسی بھی کوئی ہستی ہے جسے خدا کہتے ہیں۔ ہاں ہم نے محمد الرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جنہوں نے ہمیں بتایا کہ خدا بھی ہے۔ ہمیں تو اعتقاد ہے اس حد

شہر شہر سے

نظام العلماء میں پھوٹ ڈالنے والوں سے خبردار رہیں

حضرت مولانا عبداللہ درخواستی اور مولانا فضل الرحمٰن کی اپیل

نظام العلماء پاکستان کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی اور ناظم اول مولانا فضل الرحمٰن نے اعلان کیا ہے کہ جمعیت کا کسی دوسری جماعت سے کوئی اتحاد نہیں ہے اس کا اپنا مستقل پلیٹ فارم ہے جس پر اسلام اور جمہوریت کے لیے کام کیا جائے گا۔

دونوں قائدین نے ایک مشترکہ بیان میں نظام العلماء کے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ نظام مصطفےٰ کے مؤثر نفاذ کے لیے اپنی جدوجہد تیز تر کر دیں اور اپنی صفوں میں مکمل اتحاد قائم رکھیں انہوں نے کہا کہ بعض لادین عناصر اس ملک میں اسلامی نظام کے عملی نفاذ کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں اور مختلف ہتھکنڈوں سے اسے ناکام بنانا چاہتے ہیں لیکن یہ عناصر اس مقصد میں کامیاب نہیں ہوں گے انہوں نے علماء کرام سے اپیل کی کہ وہ آئندہ جمعہ کے اپنے خطبات میں عوام کو اسلامی نظام کی ضروریات اور اس کی برکات سے روشناس کرائیں اور حکومت پر زور دیا جائے کہ وہ اس ملک میں جلد از جلد مکمل اسلامی نظام کا عملی نفاذ کرے انہوں نے کارکنوں کو خبردار کیا کہ وہ ان لوگوں سے ہوشیار رہیں جو جماعت میں دوبارہ پھوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہے انہوں نے کہا نظام العلماء پاکستان کے تمام حضرات ایک موقف پر جمع ہو چکے ہیں اور نظام العلماء میں اختلافات باقی نہیں رہے اور سب ساتھیوں نے مل کر جماعتی کام شروع کرنے کا عزم کیا ہے۔

ہم نام نہاد ایم آر ڈی میں شامل نہیں

مولانا حامد میاں کا بیان

کالعدم جمعیت العلمائے اسلام اور نظام العلماء پاکستان کے مرکزی خازن مولانا حامد میاں نے کہا ہے کہ جماعتی اتحاد کے پیش نظر ہم نے نام نہاد ایم۔ آر۔ ڈی سے علیحدگی اختیار کر لی ہے اور اب ہم نام نہاد ایم آر ڈی میں شامل نہیں ہیں انہوں نے کہا کہ ہم جماعتی پلیٹ فارم سے بحالی جمہوریت کے لیے کام کریں گے۔

قومی وحدت اور یکجہتی کو فروغ دینے کی کوششیں کریں

مولانا عبدالستار تونسوی

صحابہ کرامؓ پر اعتماد کے بغیر دین کی بنیاد نہیں رہتی

مولانا زاہد الراشدی

(گوجرانوالہ) تنظیم اہل السنت والجماعت پاکستان کے سربراہ علامہ عبدالستار تونسوی نے کہا ہے کہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت اور اطاعت کے بغیر کسی مسلمان کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا اس لیے ہم سب کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان اور جاں نثار صحابہؓ کے ساتھ محبت رکھتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

وہ گزشتہ شب جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں جماعت مبلغین اہل سنت کے زیر اہتمام شہداء اسلام کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے جس کی صدارت بزرگ عالم دین مولانا مفتی عبدالواحد نے کی۔

مولانا عبدالستار تونسوی نے کہا کہ صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم نے آپس میں محبت اور اتفاق کے ساتھ زندگی بسر کی وہ ایک دوسرے کو مسلمان اور مومن سمجھتے تھے اور ایک دوسرے کے پیچھے نمازیں پڑھتے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہتے تھے اسی طرح ہمیں بھی چاہیے کہ آپس میں اتحاد اور موافقت کو فروغ دیں اور اختلافات ختم

الجھنے کی بجائے قومی وحدت اور یکجہتی کو فروغ دینے کی کوشش کریں۔

انہوں نے کہا کہ اہل السنۃ والجماعۃ کا مذہب یہی ہے کہ اہل بیتؓ اور صحابہ کرامؓ دونوں سے محبت کی جائے اور دونوں سے پوری عقیدت رکھتے ہوئے ان کی پیروی کی جائے اور ان میں سے کسی کے بارے میں دل میں میل نہ رکھی جائے کیونکہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان یا صحابہؓ میں سے کسی کے ساتھ بغض رکھنے سے بھی ایمان مجروح ہو جاتا ہے۔

مولانا زاہد الراشدی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم دین حق کے اولین گواہ ہیں اور امت کو قرآن اور سنت انہی کے واسطہ سے ملا ہے اس لیے اگر خدانخواستہ صحابہ کرامؓ پر ہی اعتماد باقی نہ رہے تو دین کی کسی بنیاد اور اصول کا ثبوت باقی نہیں رہتا کانفرنس سے مولانا محمد نواز بلوچ، قاری قیام الدین حسینی اور حافظ عبدالحق خاں بشیر نے بھی خطاب کیا۔ (رپورٹ گلزار آزاد)

خصوصی پیغام

علامہ بحر العلوم والدین مفتی اعظم کی خدمات اتنی وقیع اور وسیع ہیں کہ اگر ہم صرف مولانا مرحوم کی ہمہ زندگی تعلیمات اسلامی، تبلیغ و فروغ دینی اسلامی نشاۃ ثانیہ کو اجاگر کرنے کی تگ و دو تحریک خلافت، تحریک پاکستان یا سیاسیات میں سے صرف ایک پہلو پر غور کریں تو ایک دفتر تخریج تیار ہو سکتا ہے مرحوم کے مقاصد ہائے عظیم میں سے ہر ایک اپنی جگہ ایک پہاڑ ہے۔

مولانا مفتی محمود صاحبؒ خود ایک تنظیم اور سرچشمہ ہدایت عظمت کے مینار تھے مستقل مزاجی آپ کا شیوہ تھی مولانا محمودؒ نے جو کارہائے کامیاب پاکستان کے علوم کے لیے سرانجام دیئے ہیں وہ اگر ہم کچھ سمجھنے کی کوشش کریں تو ہمارے لیے بہت ہیں وہ مقدم ہمیشہ کے لیے زندہ ہے جس نے اپنے محسن کی خدمتوں کو یاد کیا اور وہ مقدم تباہ ہو گئی جس نے اپنے محسن کی خدمتوں کو بھلا دیا۔

حبیب اللہ حبیب اعزازی سیکرٹری
محمد یوسف چانڈیو پبلک لائبریری
چوہڑ جمالی ضلع ٹھٹھہ

مدارس اسلام کے مضبوط قلعے ہیں

(رحیم یار خاں) گزشتہ روز مدرسہ فیض العلوم تحصیل حسن خاں کا سالانہ جلسہ عام زیر صدارت جناب الحاج منظور احمد تلہ جگر گھمہ اور مولوی عبدالمجید ڈار منعقد ہوا جلسہ عام سے مولانا قاری حماد اللہ شفیق ناظم نظام العلماء ضلع رحیم یار خاں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مدارس عربیہ اسلام کے مضبوط قلعے ہیں ان میں تعلیمات قرآن اور تعلیمات حدیث دلائی جاتی ہیں اور ان کے فارغ التحصیل طلباء ملک میں اصلاحی تبلیغی کام سرانجام دیتے ہیں جلسہ سے عبدالصبور خاں ڈار نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مدارس نے ایسے ایسے جید علماء کرام کو جنم دیا کہ انگریز بھی پریشان ہو گئے کہ یہ لوگ ہمارے مقابلے میں کہاں سے آ گئے انگریز نے جب دیکھا کہ اب میری شکست ہو رہی ہے تو پھر انگریز نے رخ بدلا چھوٹے تی کو چھوڑتا دین دے کر اس کی سرپرستی کی لیکن علماء نے اس کے خلاف جہاد کیا۔ جلسہ سے مدرسہ بدر العلوم کے مہتمم مولانا عبدالغنی صاحب نظام العلماء کے سیکرٹری اطلاعات مولانا محمد بشیر اختر الہ آبادی تحفظ حقوق اہل بیت کے صدر مولانا عبدالشکور دین مولانا عبدالکریم شاہ ڈیرہ غازیخاں مولانا شبیر احمد عثمانی مولانا محمد یوسف چک نمبر 88/B مولانا محمد ادریس نے بھی خطاب کیا۔

مفتی محمودؒ بے مثل شخصیت تھے

(کراچی) تنظیم طلباء ملتان زون کراچی کے زیر اہتمام حضرت مولانا مفتی محمودؒ کی یاد میں ایک جلسہ زیر صدارت مولانا غلام محمد جاوید منعقد ہوا جلسے سے خطاب کرتے ہوئے نائب صدر مولانا ثناء اللہ فاروق نے علماء حق کے شاندار ماضی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حضرت مفتی صاحبؒ اپنے اسلاف کے صحیح جانشین تھے جوائنٹ سیکرٹری محمد علی امین نے آپ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ صرف میدان سیاست کے شہسوار نہیں تھے بلکہ آپ مذہبی میدان میں بھی بے مثل تھے ہم آپ کے لائے ہوئے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے نوجوان طالب علم رہنما محمد عمر صاحب نے آپ کے حالات زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آپ اسلاف کا نمونہ تھے صدر جلسہ مولانا غلام جاوید نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ ہم علماء حق کی قیادت میں رہ کر ہم صحیح معنوں میں اسلامی نظام نافذ کر سکتے ہیں۔

شاہ بندر ادبی سوسائٹی کی ماہانہ میٹنگ

(چوہڑ جمالی) شاہ بندر ادبی سوسائٹی چوہڑ جمالی کے صدر اخوند غلام مصطفےٰ ایاز کی زیر صدارت سوسائٹی کی ماہانہ میٹنگ ہوئی جس میں جناب محمد یوسف مرحوم کی یاد میں کتاب شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور قاضی علی اکبر درازی کی وفات پر افسوس کا اظہار کیا۔

جلسہ ختم نبوت

(ٹنڈو آدم) مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے زیر اہتمام جامع مسجد ٹنڈو آدم میں بعد نماز عشاء ایک عظیم الشان جلسہ ختم نبوت زیر صدارت

ترجمان اسلام میں
اشتہارات
دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں
ادارہ

جناب نواب زادہ کنور نصیر محمد خان منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی تھے مقررین حضرات میں مولانا سلطان محمود صاحب۔ مولانا قاری حماد اللہ صاحب مولانا عاشق الٰہی صاحب مبلغ ختم نبوت کراچی مولانا حماد اللہ صاحب تارخ کتری مبلغ مجلس ختم نبوت مولانا طفیل محمد صاحب مبلغ حیدرآباد بھی شریک تھے۔

علماء حضرات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر روشنی ڈالی

- - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - -

حضرت مولانا قاسمی صاحب نے ختم نبوت کو قرآنی آیات کی روشنی میں ایک انوکھے انداز میں بیان کیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے عظیم الشان جلسے جامع مسجد ننڈو آدم میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

۱۔ یہ عظیم الشان اجتماع قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے لیکچرار کی تخریبی سرگرمیوں پر غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے ان کی گرفتاری پر پولیس کنسٹیبل اور چوکیداروں کے جذبہ ایمانی کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

۲۔ جمیل لیکچرار کی اس پکڑی جانے والی سازش کے بعد یہ سمجھتا ہے کہ مخصوص گروہ کی اسلام دشمن سازش بے نقاب ہو گئی ہے۔

۳۔ یہ اجتماع حکومت پاکستان اور صدر مملکت سے مطالبہ کرتا ہے کہ لیکچرار جمیل اور اس کے ساتھیوں کو ملک دشمن غدار قرار دے کر سخت سزا دی جائے۔

رپورٹنگ محمد عرفان قادری
ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت

تقریری مقابلہ

انجمن شبان شمس الدین شہیدؒ نے ایک تقریری مقابلے کا اعلان کیا تھا۔ گزشتہ شب ایک عظیم الشان اجتماع زیر صدارت نظر محمد منعقد ہوا جس میں مدارس کے طلبہ کے علاوہ گرد و نواح کے نوجوانوں اور مختلف انجمنوں نے شرکت کی انجمن عزم محمود کے سیکرٹری نے ایک حیرت افروز خطاب بھی فرمایا۔ یہ مقابلہ خاص طور پر لائق علی شاہ اور مولاداد کے درمیان تھا نور اور بشر کے موضوع پر۔ چنانچہ لائق علی شاہ نے بشریت آں حضرت صلعم پر پرزور دلائل قرآنی دلائل پیش کیے۔ اور جبکہ مخالف نے نورانیت کے موضوع پر احادیث اور کلام پاک کی آیتیں پیش کیں۔ اس مقابلے کے فیصل حضرات نظر محمد عنایت اللہ سراج الدین تھے مقابلہ میں لائق علی شاہ اول آیا اور مولاداد دوم آیا۔

اجتماع کے اختتام پر نظر محمد نے آپ کو انعام میں چند کتابیں پیش کیں اور آخری خطاب فرماتے ہوئے نظر محمد نے کہا کہ انجمن قوم و ملک کے مفاد کے لیے کام کرتی ہے اور یہ اسلام کی اشاعت میں محمد و معاون ہے۔

منجانب شعبہ نشر و اشاعت صدر
انجمن شبان الدین شہید

مسائل حل کیے جائیں

مکرمی مدیر صاحب

جلال پور پیر والا کی آبادی تقریباً ۳۰۰۰۰ ہزار سے بھی تجاوز کر چکی ہے لیکن اس کے مسائل آج تک حل نہیں ہو سکے جلال پور پیر والا کے جنوب میں دریائے ستلج بہتا ہے۔ جلال پور پیر والا کے شمال میں لودھراں صرف ۲۷ میل کے فاصلے پر ہے اور یہاں سے لودھراں جانے کے لیے چار گھنٹے بس لگاتی ہے کیونکہ ایک تو پکی سڑک نہیں اور دوسرے کچی سڑک بھی سطح مرتفع کا منظر پیش کرتی ہے۔ پانی کی ٹینکی کی خرابی بجلی کا اچانک غائب ہو جانا اور بازاروں میں گندگی کے ڈھیر کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ انتظامیہ اگر اس طرف توجہ دے تو جلال پور پیر والا ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے جلال پور پیر والا براستہ ملتان سڑک نہایت خستہ حالت میں ہے اور ۶۵ میل کا سفر چار گھنٹے میں طے ہوتا ہے۔ اگر بلدیہ جلال پور پیر والا شہریوں کے مسائل حل کر دے تو جلال پور پیر والا کئی مشکلات اور مسائل سے نجات پا سکتا ہے۔

عبدالرحمٰن حامی النقشبندی جلال پور پیر والا

مکرمی

مدیر صاحب

گزشتہ کئی ہفتوں سے مقامی کونسلر علاقے کے ڈپو ہولڈر محمود احمد کو ناجائز تنگ کر رہے ہیں۔ ناجائز شکایات کر کے پریشان کر رہے ہیں اور بے بنیاد الزامات کے تحت تھانے بلوا کر اسے مجبور کر رہے ہیں کہ وہ ان معدودے چند کونسلروں کو اپنے ڈپو میں شراکت کرنے دے۔

ان کونسلروں کی سابق پیپلز پارٹی سے سیاسی وفاداریاں ہیں وہ اسی زعم میں سیاسی چپقلش کی بنا پر مظلوم ڈپو ہولڈر سے سیاسی بدلہ لے رہے ہیں۔ جھوٹے مقدمات درج کرواتے ہیں کونسل کے اجلاس میں بیٹھ کر شریف شہریوں کو شر پسند کہتے ہیں کئی بار عدالتوں نے ان کونسلروں کی طرف سے قائم کیے جانے والے جھوٹے مقدموں کا فیصلہ ڈپو ہولڈر کے حق میں دیا ہے۔

علاقے کے عوام ان کونسلروں سے سخت پریشان ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کو نااہل قرار دیا جائے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اور عوام کو ان خود غرض عناصر سے نجات دلائی جائے۔

مولانا تاج الدین نقشبندی محمد یوسف اعوان اور ممبران انجمن صحافیاں ٹنڈو عیدن سندھ

وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی ربوہ میں

(ربوہ) مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن الزائد مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ربوہ میں دونوں اداروں کو دیکھنے کے لیے تشریف لائے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کارکنوں اور ربوہ میں رہنے والے مسلمانوں نے ان کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا شیخ کے ہمراہ فیصل آباد کے ممتاز عالم مولانا عبدالرحیم اشرف، مولانا فضل حق ناظم اعلیٰ جمعیت اہلحدیث، مولانا عبدالرزاق سکندر اور شیخ کے رفیق قاری عبدالقدس بھی تشریف لائے۔

موصوف نے سب سے پہلے مسلم کالونی ربوہ میں زیر تعمیر مسجد، اور ملحقہ تعمیر ہونے والے جامع اور دارالمبلغین اور مجلس کے دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ مسلم کالونی میں زیر تعمیر جامعہ کے معائنہ کے بعد شیخ موصوف مجلس تحفظ ختم نبوت کے دوسرے مرکز جامع مسجد ریلوے سٹیشن ربوہ میں تشریف لائے جہاں ۹ بجے سے منتظر ہزاروں مسلمانوں نے نعرہ ہائے تکبیر، تاج و تخت ختم نبوت اور عبداللہ بن زائد زندہ باد کے نعروں سے شیخ کا والہانہ استقبال کیا۔ محمدی مسجد اپنی وسعتوں کے باوجود کھچا کھچ بھری ہوئی تھی موصوف کے رفیق سفر قاری عبدالقدس نے جب اپنے مخصوص انداز میں تلاوت کی تو مجمع پر عجیب کیفیت طاری تھی۔

مجلس کے مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا تاج محمود نے حضرت شیخ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ میں شاہ خالد، شہزادہ فہد اور شیوخ عرب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے آپ کو اپنے نمائندہ کی حیثیت سے پاکستان کے دینی مراکز کے معائنہ کے لیے بھیجا۔ ان دینی مراکز کے علاوہ آپ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان دونوں مراکز میں تشریف لا کر ہماری عزت افزائی کی ہے۔ مولانا نے کہا کہ مجلس کا مشن تبلیغ اسلام اور فتنہ قادیانیت کا مذہبی وسیاسی احتساب ہے پاکستان کے مسلمانوں نے اس مسئلہ کے تحفظ کے لیے بے شمار قربانیاں دی ہیں۔ لیکن یہ مسئلہ اس وقت حل ہوا۔ جب عالم اسلام کے عظیم رہنما شاہ فیصل شہیدؒ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد جس کی قیادت مجلس کے سابق امیر مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے کی تھی۔ کی درخواست پر موثر مداخلت فرمائی۔ اور اس وقت کی حکومت پر اپنا اثر ورسوخ استعمال کر کے یہ مسئلہ حل کرایا۔

مولانا تاج محمود نے فرمایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے جو ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ایک موثر تنظیم کی حیثیت سے کام کر رہا ہے۔ کراچی سے لے کر پشاور تک اس کے دفاتر موجود ہیں پچاس کے قریب تربیت یافتہ علماء کرام ہمہ وقتی طور پر کام کر رہے ہیں اور پورے ملک میں اس خلاف اسلام جماعت کا احتساب جاری ہے۔

مولانا تاج محمود نے آخر میں شیخ موصوف کا دوبارہ شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے یہاں آ کر ہمارے ہزاروں کارکنوں کی حوصلہ افزائی کی ہے اور انہیں خدمت دین کا ایک نیا ولولہ عنایت کیا ہے۔

مولانا تاج محمود کے استقبالیہ کے جواب میں شیخ عبداللہ بن زائد نے ایک رواں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اس شہر کے پس منظر اور تفصیلات سے پوری طرح آگاہ ہوں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے دونوں اداروں کو دیکھ کر اور یہاں اپنے مسلمان بھائیوں سے مل کر بہت مسرور اور خوش ہوا ہوں شیخ نے کھلے لفظوں میں فرمایا کہ توحید رسالت اور عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد ہیں جن سے انحراف کرنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے لیکن میں یہاں کے مسلمان بھائیوں اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھیوں سے کہوں گا کہ وہ ان اعداء اسلام کے مقابلہ میں اخلاق نبوی اور اسوۂ محمدی کا مظاہرہ کریں جن کو اخلاق اور دعوت سے راہ راست پر لانا ہمارا فرض ہے ان کے سامنے صحیح اسلام پیش کریں تاکہ یہ بھٹکے ہوئے لوگ راہ راست پر آسکیں۔ شیخ نے فرمایا کہ آپ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں ہمیشہ جہاں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی انہوں نے ظلم وستم کے بجائے عدل وانصاف قائم کیا اور جو لوگ مسلمانوں پر ظلم کرتے تھے ان کو معاف کیا اور نرمی کا سلوک کر کے اسلام کا گرویدہ بنا لیا۔

شیخ موصوف نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دیں جب میں یہاں دوبارہ آؤں تو اس شہر کے باشندے اسلام میں داخل ہو چکے ہوں۔ جلسہ کے اختتام پر شیخ عبداللہ بن زائد اور دوسرے مسلمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

رپورٹ محمد اسماعیل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت

اہالیان سلانوالی کا دیرینہ مطالبہ

مکرمی مدیر صاحب

صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے حالیہ دورہ لاہور کے موقعہ پر صوبہ پنجاب میں نئے مالی سال سے کچھ نئے اضلاع کے قیام کا اعلان فرمایا ہے جس میں سرفہرست خوشاب ہے تحصیل خوشاب کے ضلع بن جانے کے بعد ضلع سرگودھا میں نئی تحصیل کا قیام عمل میں آئے گا ٹاؤن کمیٹی سلانوالی تحصیل سرگودھا کا اہم ترین اور بڑا قصبہ ہے۔ زرعی علاقہ ہے جس کی آبادی بیس پچیس ہزار پر مشتمل ہے گرد ونواح میں سینکڑوں دیہات آباد ہیں قانونی انصاف کے حصول اور دیگر امور کے لیے روزمرہ دور دراز کا سفر کر کے مالی اخراجات اور سفری صعوبتیں برداشت کر کے ہزاروں لوگوں کو تحصیل وضلعی صدر مقام سرگودھا جانا پڑتا ہے قیام پاکستان کے بعد عرصہ تک ٹاؤن کمیٹی سلانوالی کو سب تحصیل کا درجہ حاصل رہا ہے جو کہ بعد میں ختم کر دیا گیا اب جبکہ نئے اضلاع کے ساتھ ساتھ نئی

طلبہ کی سرگرمیاں — ترتیب: ظہیر میر

پوسٹ گریجوایٹ کالج مردان اور گورنمنٹ ڈگری کالج صوابی میں جمعیۃ طلباء اسلام کے مکمل پینل کا اعلان کر دیا گیا

ہم نئی نسل کو اسلام کی روشنی سے منور کروانے کیلئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے

صوبائی صدر نجیم اللہ خاں

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان صوبہ سرحد مجموعی حیثیت سے بڑے فعال طریقے سے کام کر رہی ہے اس سال تمام کالجز اور یونیورسٹیز میں جمعیۃ طلباء اسلام کے مکمل پینل انتخابی مہم میں حصہ لیں گے۔ یہ بات جمعیت طلباء اسلام پاکستان صوبہ سرحد کے صدر جناب نجیم خاں نے ایک پیغام میں بتائی۔ چنانچہ گورنمنٹ کالج پشاور میں جمعیۃ کے مکمل پینل کا اعلان گزشتہ شمارے میں شائع ہو چکا ہے۔ پوسٹ گریجویٹ کالج مردان اور گورنمنٹ ڈگری کالج صوابی میں درج ذیل ساتھی الیکشن میں حصہ لیں گے۔

پوسٹ گریجویٹ کالج مردان

امیدواران برائے:-

صدارت: امان اللہ صاحب بی ایس سی

نائب صدارت: سردار شاہ صاحب

برائے جنرل سیکرٹری شفیق الرحمان شفیق

گورنمنٹ ڈگری کالج صوابی

برائے صدارت احسان الحق

نائب صدارت میر افسر خاں

جنرل سیکرٹری ثمین خاں صاحب

برائے جائنٹ سیکرٹری جمشید علی صاحب

برائے کلاس نمائندگان۔

فرسٹ ایئر سائنس امیر نواب صاحب

سیکنڈ ایئر آرٹس انور علی صاحب

سیکنڈ ایئر سائنس محمد علی صاحب

جائنٹ سیکرٹری محمد سرور صاحب

برائے کلاس نمائندگان

سال چہارم محمد ابراہیم صاحب

سال اول میاں انور علی شاہ کاکاخیل

لاڑکانہ

لاڑکانہ کی عظیم دینی درس گاہ مدرسہ اشاعت القرآن دوائی روڈ لاڑکانہ میں جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکنان کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب قاری جمیل احمد صاحب منعقد ہوا۔ جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے ناظم مالیات جناب عبدالغنی انصاری نے بطور مہمان خصوصی اجلاس میں شرکت کی۔ اجلاس میں لاڑکانہ شہر کے یونٹ کا انتخاب عمل میں لایا گیا جس کے مطابق درج ذیل حضرات عہدے داران منتخب ہوئے۔

صدر: جناب قاری جمیل احمد صاحب ارائیں

ناظم عمومی: بشیر احمد صاحب بلوچ

ناظم اطلاعات: جناب ہدایت اللہ صاحب ایڈوو۔

ناظم مالیات: جناب حافظ گل محمد صاحب بھٹو۔

کراچی (جمشید روڈ)

گزشتہ روز جمعیۃ طلبہ اسلام کراچی حلقہ جمشید روڈ کے کارکنان نے میٹرک کے امتحان میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا حلقہ جمشید روڈ کے ساتھیوں کے علاوہ جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے ناظم جناب رانا عبدالغفار صاحب کراچی ڈویژن کے سابق صدر بشیر احمد کشمیری صاحب۔ جناب عبدالقیوم طاہر صاحب نے بھی شرکت کی۔

طلباء سے خطاب کرتے ہوئے جناب بشیر احمد کشمیری نے جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ رانا عبدالغفار صاحب نے تقریر کرتے ہوئے طلباء پر زور دیا کہ وہ اسلامی نظام کے مکمل نفاذ کے لیے جمعیۃ طلباء اسلام کا ساتھ دیں آخر میں حلقہ کے صدر جناب عبدالحفیظ نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور جناب بشیر احمد کشمیری صاحب نے دعائے خیر کرائی۔ جمعیۃ طلباء اسلام کراچی حلقہ جمشید روڈ کے عہدے داران درج ذیل ہیں۔

صدر قاری عبدالحفیظ صاحب

نائب صدر محمد اسعد صاحب
ناظم محمود الحسن صاحب
ناظم اطلاعات ریاض احمد شاہد صاحب
ناظم عمومی امان اللہ طاہر صاحب
ناظم مالیات شمس العارفین صاحب

باہوکھوسہ (جیکب آباد)

گزشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام باہوکھوسہ کے کارکنان کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب سعید احمد بلوچ صاحب صدر جمعیۃ طلباء اسلام باہوکھوسہ مقامی دفتر میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں بے شمار طلباء نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جناب نیاز احمد آزاد ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام باہوکھوسہ نے اکابرین کی قربانیوں کا تذکرہ کیا اور نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے اسلاف کے پروگرام کو لے کر آگے بڑھیں۔ جناب سعید احمد بلوچ صاحب نے جمعیۃ طلباء اسلام کے اغراض ومقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

لاہور

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع لاہور کی مجلس عاملہ اور شوریٰ کا ایک اہم اجلاس ۱۱ دسمبر کو مرکزی دفتر سہ پی شاہ عالم مارکیٹ لاہور میں منعقد ہوا تمام متعلقہ حضرات کو دعوت نامے جاری کر دیئے گئے۔ جن حضرات کو دعوت نامے نہ ملے ہوں۔ وہ اسی اعلان کو دعوت نامہ سمجھتے ہوئے بروقت تشریف لائیں۔

بہاولپور

گزشتہ دنوں بہاولپور میں جمعیۃ طلبا اسلام پاکستان صوبہ پنجاب کے زیر اہتمام سہ روزہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ کنونشن میں یونیورسٹی اور دوسرے ملحقہ کالج کے طلباء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مختلف موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا کنونشن کی مکمل کارروائی آئندہ شمارہ میں شائع کی جائے گی۔

رسید بکیں۔ لیٹر پیڈ

پریس ریلیز دستیاب ہیں

نئی رسید بکیں۔ لیٹر پیڈ۔ پریس ریلیز چھپ گئے ہیں۔ اور مرکزی دفتر سہ پی شاہ عالم مارکیٹ سے دستیاب ہیں رسید بک کی قیمت مبلغ -/۱۰ روپے ہے۔ ان کے علاوہ سٹکرز۔ آرڈر ڈور بیجز بھی دستیاب ہیں یہ لٹریچر صوبائی دفتر کی وساطت سے مہیا ہو سکے گا۔

خوبصورت پلاسٹک بیجز

اور کیلنڈر ۱۹۸۲ء

سینے پر آویزاں کرنے کے لیے خوبصورت پلاسٹک بیجز بھی مرکزی دفتر سے مل سکتے ہیں قیمت فی بیج 1/60 علاوہ ازیں ۱۹۸۲ء کے لیے جمعیۃ طلبا اسلام پاکستان نے خوبصورت کیلنڈر رنگدار کیلنڈر بھی بنوایا ہے۔ جو چند دنوں تک منظر عام پر آ جائے گا۔ اپنے مطلوبہ آرڈر سے مرکزی دفتر کو آگاہ فرمائیے گا۔

بقیہ :- اداریہ

ادارتی ذمہ داریوں کا بوجھ راقم الحروف کے کاندھوں پر ڈال دیا گیا ہے اور سابق ایڈیٹر مولانا زاہد الراشدی صاحب ادارے سے باقاعدہ مستعفی ہو گئے ہیں ان اہم ذمہ داریوں کے ضمن میں اکابر نظام العلماء اور معزز قارئین سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ پرچہ کی باقاعدہ یادگار اور معیاری اشاعت میں ہر طرح سے تعاون فرمائیں۔ معیاری اور پرمغز مضامین اشاعت کے لیے بھیجیں خاص خاص علاقائی واقعات اور اہم خبریں ارسال کریں خبروں میں مرسل کا نام شائع کیا جائے۔ پرچہ کا معیار بلند کرنے کے لیے مفید اور مخصوص تجاویز سے نوازیں تاکہ پرچہ صحافت کے اعلیٰ معیار پر رکھا جا سکے۔ ایجنسی ہولڈر حضرات تمام بقایا جات جتنی جلدی ممکن ہو یکمشت نہ سہی اقساط میں ادا فرمائیں نظام العلماء کے ضلعی امراء ہمسلک دیوبند اور تحریک ولی اللّٰہی کے "آرگن" سے تعاون کرتے ہوئے اپنے اپنے ضلع میں ترجمان اسلام کی ایجنسی (اگر نہیں ہے تو) قائم کریں بند ایجنسیاں جاری کرائیں اور سابقہ رقوم کے حصول میں اپنی مسلکی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں۔

حضرات اکابر سے دست بستہ عرض ہے کہ وہ رسالے کی ترقی اور بھلائی کے لیے ادارہ ترجمان اسلام کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مجھے امید ہے کہ اکابر نظام العلماء اور معزز قارئین کے تعاون سے رسالہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے گا یہ رسالہ قارئین کا ہے قارئین کے لیے ہے اور قارئین کا ہی اس پر حق ہے۔

حضرات اکابر اور معزز قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت مجھے ان ذمہ داریوں سے بخوبی عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

زاہد محمود قاسمی
۲۶ نومبر ۱۹۸۱

امیر شریعت کی تقریر

شخصیت پر بھائی! اعتماد کی ہی تو ساری بات ہے — اگر اعتماد نہ ہو تو سارا کھیل ہی چوپٹ ہے۔

یہاں جملہ معترضہ کے طور پر ایک بات اور بھی سن لیجئے۔ وقت کی نزاکت کو پہچانئے اور اعتماد سے کام لیجئے۔ مسلم لیگ نے جس کی خاطر تمام جماعتوں کو مٹایا، اب اسے مٹا کر کیا کرنا چاہتے ہو؟ لاکھوں انسانی جانیں اور عصمتوں کی قربانی دے کر دالگر کے اس پار ٹھکانا بنایا ہے۔ اب کیا ارادہ ہے؟ اس سے آگے تو کوئی ٹھکانا ہی نہیں ہے بے اعتمادی اچھی نہیں۔ نئی نئی جماعتیں وہ درجہ حاصل نہیں کر سکتیں جو پرانی جماعتوں کو حاصل ہے۔

ہوش سے سن لو! بنیادی عقائد کی تبدیلی سے سارا نظام دین ہی درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اگر آج نئی نبوت کھڑی کرتے ہو تو یقین کر لو کہ تمہاری نہ دنیا میں فلاح ہے اور نہ دین میں

خشت اول چوں بود معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

وقت کی قلت کا شکوہ کرتے ہوئے شاہ جی نے فرمایا کہ میں اس مسئلہ کو پوری وضاحت کے ساتھ بیان کرتا۔ کیونکہ یہ مسلمانوں کی حیات اور موت کا مسئلہ ہے۔ دین اسلام کا اہم ترین مسئلہ ہے لیکن کیا کروں پڑھی لکھی دنیا کو زیادہ دیر تک بٹھانا نہیں چاہتا۔ اس لئے پھر کسی صحبت کے لئے اٹھا رکھتا ہوں ؎

شب وصال بہت کم ہے آسماں سے کہو
کہ جوڑ دے کوئی ٹکڑا شب جدائی کا

اس کے بعد شاہ صاحبؒ نے دعا فرمائی اور جلسہ ساڑھے بارہ بجے بخیر و عافیت نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام زندہ باد۔ پاکستان زندہ باد۔ تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد۔ امیر شریعت زندہ باد کے درمیان ختم ہوا۔

بقیہ: رنگ و بو

گورا کالے کو اپنا بھائی نہیں سمجھتا اور پھر گورا بہت گورے کو غیر سمجھتا ہے۔ پھر ہر خطے کے انسان کی بو بھی جداگانہ ہے۔

کائنات کے رنگ و بو سے گو بعض جانور اور حشرات الارض بھی مستفید ہوتے ہیں لیکن اگر دیکھا جائے تو دراصل ان سے محظوظ یا محفوظ ہونے والے حضرت انسان ہی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خالق کائنات نے انہی کی خوشنودی کے لیے رنگ بکھیرے ہیں اور خوشبوئیں نچھاور کی ہیں۔

الغرض اس نے اس ناشکرے انسان کے لیے اور اس کے دل بہلانے کے لیے طرح طرح کی گلکاریاں کی ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اور سر منت سے جھک جاتا ہے وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها (اگر اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو گے تو شمار نہ کر سکو گے) تو کس کس نعمت الٰہی کو جھٹلاؤ گے فبای آلاء ربکما تکذبان اور کہاں تک کفر کرو گے جبکہ اپنے کو یا شکر و شرک سے اسے نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہو نہ نقصان، نعمتیں بھی تمہاری ہیں اور نفع و نقصان بھی تمہارا ہے جو کوئی شکر کرتا ہے اپنے ہی لیے کرتا ہے اور اگر شکر کرو گے تو زیادہ سے زیادہ پاؤ گے۔

بقیہ: ہفتہ رفتہ و گزشتہ

پیش کش عالمی امن کے مستقل قیام اور تیسری عالمی جنگ روکنے کی طرف مثبت اقدام تھا لیکن روس نے موصوف کی یہ تجویز مسترد کر دی اور الزام لگایا کہ صدر ریگن نے امریکی محکمہ دفاع کی طرف سے یورپ میں جدید اسلحہ کا نظام قائم کرنے پر خاموشی سادھ رکھی ہے اس نظام کے تحت یورپ اور مشرق اوسط میں بری، بحری اور فضائی فوجوں کے لیے ایٹمی ہتھیاروں کی فراہمی شامل ہے اس کا مقصد موجودہ فوجی توازن امریکہ کے حق میں کرنا ہے اور یہ کہ یہ تجویز محض تخفیف اسلحہ کا پروپیگنڈہ ہے لیکن روس کے کرتا دھرتا اگر اس تجویز کو وقتی طور پر قبول کر کے اس طرف کوئی قدم اٹھا بھی لیتے تو ہم سمجھتے ہیں کہ تخفیف اسلحہ کے بارے میں اور راستے کھل جاتے لیکن روس کی ہر لحاظ سے دنیا پر بالادستی کی پالیسی ان اقدامات کے سلسلے میں مانع ہے۔

عالمی ماہرین اسلحہ کا خیال ہے کہ روس فوجی و جوہری اسلحہ کے لحاظ سے امریکہ سے آگے ہے اس صورت میں امریکہ کا سبقت لے جانے کا خیال کوئی اہمیت نہیں رکھتا معلوم ہوتا ہے دونوں ملک تخفیف اسلحہ کے بارے میں مخلص نہیں ہیں اور دنیا کو اپنے حواریوں کے ذریعے تیسری عالمی ایٹمی جنگ کی طرف لیے جا رہے ہیں۔

ترجمان اسلام میں
اشتہارات
دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(ادارہ)

مولانا محمد منظور الحق رحمانی مرکزی
مبلغ نظام العلماء پاکستان و سرکولیشن
مینیجر ہفت روزہ ترجمان اسلام
ساہیوال، چیچہ وطنی۔ ملتان۔ بہاولپور احمد پور شرقیہ۔ میر پور ماتھیلو۔ شاہ جمال وہاڑی۔ بورے والہ۔ چشتیاں۔ ہارون آباد ڈونگا بونگا۔ منچن آباد۔ حویلی لکھا۔ اور قصور کے دورہ پر ہیں جماعتی احباب بقایاجات کی وصولی کے سلسلے میں بھرپور تعاون فرمائیں۔
(ادارہ)

توجہ فرمائیں
جواب طلب امور کے لئے جوابی خط ضرور بھیجئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔ (سید مظہر علی)